بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُم اَذِلَّۃٌ

جلد 47

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ
51/52

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

27/1 شعبان / رمضان 1419 ہجری 17/24 فتح 1377 ہش 17/24 دسمبر 98ء

لندن۔ 19 دسمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے رمضان المبارک کی عظمت و اہمیت بیان کی اور حضور نے زیادہ سے زیادہ شکر گذار بندے بننے کی طرف احباب کو توجہ دلائی!

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایدامامنا بروح القدس

رمضان کا مہینہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں

صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۙ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَھُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡھُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَھِدَ مِنۡکُمُ الشَّھۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۙ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّھُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ۙ (البقرہ: آیات ۱۸۴ تا ۱۸۷)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا اُسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم رُوحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ سو تم روزے رکھو چند گنتی کے دِن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُسے اَور دِنوں میں تعداد پوری کرنی ہو گی۔ اور اُن لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرطِ استطاعت واجب ہے۔ اور جو شخص پُوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اُس کیلئے بہتر ہو گا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص اِس مہینہ کو اس حال میں دیکھے کہ نہ مریض ہو نہ مسافر اُسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُس پر اَور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہو گی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ اور یہ حکم اُس نے اِس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو۔ اور تاکہ تم تعداد کو پورا کرلو۔ اور اِس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت دی ہے۔ اور تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔ اور اے رسولؐ! جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ مَیں اُن کے پاس ہی ہوں۔ جب دُعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اُس کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ دُعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتۡ اَبۡوَابُ السَّمَاءِ وَفِیۡ رِوَایَۃٍ فُتِحَتۡ اَبۡوَابُ الۡجَنَّۃِ وَغُلِّقَتۡ اَبۡوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلۡسِلَتِ الشَّیَاطِیۡنُ وَفِیۡ رِوَایَۃٍ فُتِحَتۡ اَبۡوَابُ الرَّحۡمَۃِ (متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت رمضان داخل ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ صَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَانًا وَّ اِحۡتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ وَمَنۡ قَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَانًا وَّ اِحۡتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ وَمَنۡ قَامَ لَیۡلَۃَ الۡقَدۡرِ اِیۡمَانًا وَّ اِحۡتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ (متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھتا ہے اُس کے رمضان سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جس شخص نے رمضان کی راتوں کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیّت سے کیا اُس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیّت سے کیا اُس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"رمضان کے معنے"

رمض تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کیلئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ اس لئے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اسلئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کیلئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں"۔ (الحکم ۲۲ر جولائی ۱۹۰۱ء)

دُعاؤں کا مبارک مہینہ

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دُعاؤں کا مہینہ ہے" (الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھیں

"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ "ومن کان منکم مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ ایام اخر" یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے، جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اسلئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر "عدۃ من ایام اخر" کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے"۔ (الحکم ۳۱ جنوری ۱۸۹۹ء)

"سفر میں تکالیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے"۔ (الحکم ۳۱ جنوری ۱۸۹۹ء)

"شریعت کی بنیاد وقت پر نہیں بلکہ جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسے ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے"۔

ترک روزہ کے متعلق میرا مسلک

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں"۔ (الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کے 107 ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

پہلی مرتبہ دیگر حاضرین کے علاوہ دس ہزار سے زائد نو مبائعین کی شرکت

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ حضرت امیر المومنین کے افتتاحی و اختتامی خطابات ٹیلی کاسٹ

☆ نماز تہجد ☆ باجماعت نمازیں اور درس ☆ تربیتی اجلاسات۔ مجلس شوریٰ ☆ چھ زبانوں میں تراجم کا انتظام ☆ اعلانات نکاح ☆ محبت کے نظارے ☆ 23 ممالک کے 16 ہزار سے زائد نمائندگان کی شمولیت ☆ معززین کی شرکت اور پیغامات۔

رپورٹ: سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج آندھرا

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مرکز احمدیت قادیان میں 107 واں جلسہ سالانہ 5-6-7 دسمبر کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کی بارشیں برساتا ہوا رخصت ہوا۔

اس جلسہ سالانہ کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں دس ہزار سے زیادہ نو مبائعین نے ہندوستان کے طول و عرض سے شرکت فرمائی جن کے قیام و طعام کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ سے ایک ماہ قبل ہی بھرپور تیاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا تھا چنانچہ سب سے بڑی قیام گاہ قادیان ہرچوال سڑک پر صدر انجمن احمدیہ کی 11 ایکڑ زمین پر ٹینٹوں کی شکل میں تیار کی گئی تھی سینکڑوں خیمے نصب کئے گئے جن میں بجلی پانی کا معقول انتظام تھا۔ ٹینٹوں میں پرالی کے اوپر دریاں بچھائی گئیں اور مہمانوں کو گرم لحاف بھی فراہم کئے گئے تھے۔ گیارہ ایکڑ رقبہ میں چار وسیع و عریض طعام گاہ بنائے گئے تھے اور ایک عارضی مسجد تعمیر کی گئی تھی جس میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ باجماعت نمازوں کے علاوہ نماز تہجد اور درس وغیرہ کا انتظام بھی تھا۔ گیارہ ایکڑ کے اس مذکورہ رقبہ میں پنجاب۔ ہماچل۔ ہریانہ۔ راجستان۔ دہلی اور یوپی کے نو مبائعین نے قیام فرمایا تھا جس میں ایک خاص بات یہ تھی کہ قادیان کے رضاکاروں کے ساتھ ساتھ مختلف ڈیوٹیوں میں ان نو مبائعین رضاکاران نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ گیارہ ایکڑ رقبہ میں پارکنگ کا معقول انتظام تھا جس میں مختلف صوبوں سے آئی ہوئی درجنوں بسیں کاریں جیپیں اور کرایہ پر لائی گئی دیگر گاڑیوں کی پارکنگ کی گئی تھی۔ مختلف قسم کے ٹھیلوں اور ریڑھیوں والے مہمانوں کی سہولت کیلئے موجود تھے۔ رات کے وقت چمکتی ہوئی روشنی میں مختلف ڈیوٹیوں پر بھاگتے ہوئے رضاکاران۔ سواریوں سے اترتے ہوئے مہمان جن میں عورتیں بچے سب شامل تھے عجیب قسم کی گہما گہمی اور روحانی سرگرمی کے ماحول کی عکاسی کر رہے تھے۔ نئے نئے مہمان ایک دوسرے سے تعارف حاصل کر رہے تھے ایک دوسرے کو اپنے احمدی ہونے کی ایمان افروز داستانیں سنا رہے تھے ایک دوسرے کو اپنے اپنے علاقوں کی مخالفت کے بارہ میں بتا کر دعاؤں کی تحریک کر رہے تھے غرضیکہ عجیب قسم کے روحانی ماحول میں بسا ہوا تھا یہ 11 ایکڑ کا خوبصورت اور چھوٹا سا شہر۔

مذکورہ قیام گاہ کے علاوہ پرانی قیامگاہوں میں مہمان حسب سابق ٹھہرے تھے۔ بنگال۔ آسام۔ آندھرا اور کرناٹک سے آنے والے مہمان تعلیم الاسلام اور جامعہ احمدیہ کے کمروں میں مقیم تھے۔ اس طرح دفاتر کی عمارتیں اور احباب کے گھر سب مہمانوں سے بھرے ہوئے تھے جلسہ سالانہ اور جلسہ گاہ کے تحت 36 شعبہ جات اور 20 قیام گاہوں میں 800 سے زائد رضاکاران نے ڈیوٹی دی۔

معائنہ رضاکاران

جلسہ سے دو دن قبل ہی مہمان کثیر تعداد میں آنے شروع ہو گئے تھے اس سے قبل یکم دسمبر کو جلسہ گاہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں رضاکاران کا معائنہ فرمایا انہیں مفید نصائح کیں اور دعاؤں سے نوازا اس موقع پر دیگر رضاکاران کے علاوہ محترم چوہدری محمد عارف صاحب ننگلی افسر جلسہ سالانہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ مع اپنے نائبین سٹیج پر رونق افروز تھے اور دیگر رضاکاران اپنے اپنے شعبہ کی تختیوں کے پیچھے قطاروں میں نہایت وقار سے عزم و ہمت اور خلوص کے جذبات کو لئے کھڑے تھے نصائح کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام منتظمین سے مصافحہ کیا اور اس طرح باقاعدہ ڈیوٹیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ معائنہ کے بعد کارکنان لنگر خانوں قیام گاہوں اور دیگر ڈیوٹیوں کی طرف سے تیز قدمی سے لوٹ رہے تھے مہمانوں کیلئے سٹوروں سے سامان حاصل کئے جا رہے تھے برتن۔ لحاف اور دیگر سامان کے حاصل کرنے کی رضاکاران میں ایک دوڑ لگی ہوئی تھی محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ کا دفتر اور محترم مولانا محمد ایوب صاحب ساجد افسر خدمت خلق کا دفتر 24 گھنٹے کیلئے کھل گیا۔ دن رات تین لنگر خانے اور بیسیوں رضاکار مہمانوں کی خدمت میں جٹ گئے وہی گیہوں کی پلیٹ نما گول روٹی اور روایتی دال اور شام کیلئے گوشت اور آلو کا سالن اسی طرح گوشت نہ کھانے والوں کیلئے سبزی کا معقول انتظام شروع ہو گیا۔

استقبال کے رضاکاران امرتسر ریلوے اسٹیشن کے علاوہ قادیان ریلوے اسٹیشن اور بس اسٹینڈ پر مضبوطی سے مستعد ہو گئے مہمان کاروں۔ رکشوں۔ تانگوں اور دیگر سواریوں پر اپنی اپنی قیام گاہوں میں اُترنے لگے۔ اور قادیان کا محلہ احمدیہ پرخلوص مصافحوں حسین مسکراہٹوں اور روحانی و جسمانی توانائی کا مرکز بن گیا۔

جلسہ گاہ کی وسعت و انتظامات

مصافحوں و معانقوں میں مصروف مہمانوں کو چھوڑ کر اب ہم جلسہ گاہ کی طرف چلتے ہیں جہاں جلسہ گاہ کو پہلے سے ڈیڑھ گنا زیادہ کر دیا گیا ہے خوبصورت شامیانوں کرسیوں اور پررونق سٹیج سے جلسہ گاہ سجا ہوا تھا۔ سٹیج کے پیچھے کلمہ طیبہ اور دیگر زندگی بخش سلوگن تمام جلسہ گاہ کی دیواروں پر آویزاں تھے اس مرتبہ خاص بات یہ دیکھنے میں آئی کہ پوری جلسہ گاہ کے پردوں پر مختلف صوبائی زبانوں میں پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کا سردار مرزا غلام احمد کی جے۔ انسانیت زندہ باد پیشوایان مذاہب زندہ باد وغیرہ کے نعروں پر مشتمل بینرز آویزاں تھے۔

سٹیج کے دائیں طرف نوائے احمدیت کی پوسٹ بنائی گئی تھی۔ چھ زبانوں میں جلسہ کے پروگرام کو نشر کرنے کا پروگرام تھا جن میں عربی۔ انگریزی۔ ملیالم۔ تامل۔ بنگلہ اور تیلگو زبانیں شامل تھیں۔

پہلا روز۔ پہلا اجلاس

جلسہ کا پہلا روز 5 دسمبر تھا ٹھیک دس بجے صبح جلسے کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضا قادیان شروع ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولانا صاحب نے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی فرمائی حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے اور زیرلب ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم دُعا کرتے رہے اور پرجوش نعرے لگاتے رہے۔ پرچم کشائی کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محترم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نے تلاوت کی اور تفسیر صغیر سے ترجمہ پیش کیا مکرم عمر شریف صاحب شموگہ نے سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام۔

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔ صدر اجلاس محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مختصر افتتاحی خطاب کے بعد دُعا کرائی۔ اس اجلاس میں علی الترتیب تین تقاریر محترم حافظ صالح محمد الہ دین سابق امیر صوبائی آندھرا پردیش محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر مقامی اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری کی "ہمارا خدا" "سیرت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" اور "سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام" کے عناوین پر ہوئیں۔

دوران تقاریر مکرم این شفیق و تنویر احمد صاحب نے نعت پیش کی اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے روز کا دوسرا اجلاس محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ و اشاعت کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مع اردو ترجمہ مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ دہلی نے سنایا نظم ترانہ احمدیت این شفیق احمد نے سنائی اور پھر مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب سابق مبلغ جماعت احمدیہ جرمنی اور مولوی عبد الرحیم صاحب نو مبائع نے اپنے اپنے تاثرات بیان فرمائے۔

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی بلکہ باطل ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۹۷ء مطابق ۱۷ صلح ۱۳۷۶ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

(سورہ البقرہ: ۱۸۴ تا ۱۸۵)

رمضان مبارک شروع ہوئے سات دن گزر گئے۔ آج ساتواں روزہ ہے اور اس پہلو سے میں نے کچھ ایسی آیات اور کچھ احادیث اکٹھی کی ہیں، اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی جن کے حوالے سے میں آپ کو رمضان سے متعلق مختلف باتیں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ سات دن جو گزر گئے وہ تو گزر گئے، آئندہ کے لئے جو اہم باتیں ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئیں ان کا ان آیات کریمہ میں بھی ذکر ہے اور دوسری آیات میں بھی ذکر ملتا ہے۔ اور میری نظر اس وقت خاص طور پر اگلی نسل کی تربیت پر ہے۔ اس پہلو سے میں سادہ لفظوں میں رمضان کی بعض برکتیں حاصل کرنے کے آپ کو طریق سمجھاتا ہوں لیکن جو آیات تلاوت کی ہیں پہلے ان کا ترجمہ اور مختصر تفسیر پیش کروں گا۔

فرمایا "یایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم" کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر بھی رمضان فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اور یہ جو مضمون ہے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا یہ عبادت کی تین قسموں پر مشترک ہے۔ ایک نماز، ایک حج اور ایک زکوٰۃ۔ یہ تین وہ عبادت کی بنیادی قسمیں ہیں جن کا تعلق ہر مذہب سے ہے اور قدیم سے اسی طرح چلا آیا ہے۔ ہر مذہب کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ ایسی مقرر ہے جہاں وہ اکٹھے ہوں اور کم سے کم زندگی میں ایک دفعہ اکٹھے ہو کر وہ خدا تعالیٰ کا ذکر بلند کریں۔ اور جگہوں کا انتخاب اس پہلو سے کیا گیا ہے کہ وہاں خدا کا کوئی بہت نیک اور بزرگ بندہ اللہ کی عبادت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکا تھا اور اسی فضا میں وہ سانس لیتا رہا، وہیں اس نے خدا کے لئے اپنے دین کو خالص کیا، اپنی تمام تر توجہات کو خدا کی طرف پھیر دیا تو اس کی یادیں خدا کی یادوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

اور خدا کو یاد کرنے کا بہترین ذریعہ اس مقام پر ذہن میں آتا ہے جس مقام پر ایک خدا کا خالص بندہ اس کی عبادت کرتا رہا۔ تو اسی لئے "مقام ابراہیم مصلیٰ" کی جو نصیحت ہے "واتخذوا من مقام ابراھم مصلی" (البقرہ: ۱۲۶) کہ تم بیت اللہ کے حج کے لئے جاؤ تو یاد رکھنا "واتخذوا من مقام ابراھم مصلی" کہ اپنی عبادتیں ویسی بنانا جیسی ابراہیم نے بنائی تھیں اور اس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا جو ابراہیم کا مقام تھا۔ جس طرح اس نے اپنے آپ کو ان عبادتوں کے لئے وقف کیا۔ پس حج کا تعلق ایسے خدا کے نیک بندوں سے ہے جنہوں نے اپنے دین کو خدا کے لئے خالص رکھا اور کسی ایک جگہ وہ یا تو دھونی رما کے بیٹھ رہے یا بار بار وہاں آتے رہے اور اس جگہ کے ساتھ خدا کی عبادت کا تعلق مستقلاً ایک ایسے رشتے میں تبدیل ہو گیا جو توڑا نہیں جا سکتا۔ یعنی ہر قوم کے لئے وہ جگہ اور ذکر الٰہی گویا ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے۔ جب یہ مقام کسی مقام کو نصیب ہو تو اسے پھر وہ حج کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ اور ہر قوم کے لئے الگ الگ خدا تعالیٰ نے ایک مقام بنایا ہے اور اس کا تعلق اس قوم کے انبیاء اور بزرگوں سے ہے لیکن سب کے لئے اجتماعی طور پر خانہ کعبہ کو چنا گیا۔ اور اس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی زندہ رکھا گیا۔ مگر اصل خانہ کعبہ کا مقصد توحید باری تعالیٰ کا وہ قیام تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے ذریعے وجود میں آنی تھی۔ اسی لئے اسلام سے پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پہلی اینٹ رکھی گئی مقصد یہی تھا کہ یہاں تمام بنی نوع انسان جمع ہوں گے۔ پس یہ مقصد اپنے تمام کو پہنچا ہے، اپنے کمال کو پہنچا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی بعثت کے ساتھ۔ تو عبادت کا جو مفہوم ہے اس میں حج ایک اہم حصہ ہے لیکن یہ زندگی میں ایک دفعہ کی عبادت ہے۔ اگر بار بار کی توفیق ملے تو زائد ہے ورنہ ایک دفعہ کی عبادت اگر ہو جائے تو یہ بھی بہت بڑی چیز ہے۔

دوسری عبادت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نماز ہے جو ہر مذہب میں موجود ہے مختلف رنگ میں، مختلف شکلوں میں۔ اور تیسری روزے ہیں یعنی جیسا کہ اس مہینے میں ہم گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کو تمام دوسرے مذاہب میں جو اسلام سے پہلے تھے کسی نہ کسی شکل میں ضرور فرض فرما دیا۔ پس رمضان میں ان تین عبادت کی قسموں کو ملحوظ رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قرب کی کوشش کرنی چاہئے۔ حج تو ابھی بعد میں آئے گا مگر حج کے مقاصد ضرور رمضان میں پیش نظر رکھے جا سکتے ہیں۔ اور خانہ کعبہ کو تمام دنیا کا مرجع بنانا اس کے لئے اس رمضان میں بھی دعائیں ہو سکتی ہیں۔ پس اس پہلو سے ہم حج کے مقاصد بھی کسی حد تک پالیں گے اگر دعاؤں کے ذریعے حج کے اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے بنی نوع انسان کو ان کی طرف مائل کرنے کے لئے التجائیں کریں۔ اور یہ بنی نوع انسان کا میلان یعنی ان کی توجہ اس طرف ہونا دعاؤں کے سوا ممکن نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے رمضان میں حج کے مقاصد کے لئے دعائیں کرنا بھی داخل ہو جائے گا کیونکہ یہ عبادت کا ایک اہم حصہ ہے۔

یہ تین پہلو عبادت کے ہیں جن کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی **اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے۔** ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں کسی شمار میں نہیں آئے گی اس لئے جانوروں کی طرح یہیں مر کر مٹی ہو جاؤ گے۔ مگر فرق صرف یہ ہے کہ جانور تو مر کر نجات پا جاتے ہیں تم مرنے کے بعد جزا سزا کے میدان میں حاضر کئے جاؤ گے۔ پس یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے اور رمضان مبارک میں ایک بہت اچھا موقع ہے کیونکہ فضا سازگار ہو جاتی ہے۔ رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایسے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں مسجدوں میں جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دیئے اور ان کو دیکھ کر دل میں کسی قسم کی تحقیر کے جذبے نہیں پیدا ہوتے۔ کیونکہ اگر کوئی انسان ان چہروں کو دیکھے اور تحقیر کی نظر سے کہ اب آگیا ہے رمضان میں، پہلے کہاں تھا تو میرا یہ ایمان ہے کہ ایسی نظر سے دیکھنے والے کی اپنی عبادتیں بھی سب باطل ہو جائیں گی اور ضائع ہو جائیں گی۔ کیونکہ اللہ کے دربار میں اگر کوئی حاضر ہوتا ہے، ایک دفعہ بھی حاضر ہوتا ہے، اگر آپ کو اللہ سے محبت ہے تو پیار کی نظر ڈالنی چاہئے اس پر اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس کو اور قریب کریں اور اس کو بتائیں کہ الحمد للہ۔ تمہیں دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ تم اٹھے، تکلیف کی ہے، پہلے عادت نہیں تھی، اب آ گئے ہو۔ بسم اللہ، جی آیا نوں کہو اس کو اور اس کو پیار کے ساتھ سینے سے لگائیں تاکہ آپ کے ذریعے سے اور آپ کے اخلاص کے اظہار کے ذریعے

سے وہ ہمیشہ کے لئے خدا کا ہو جائے۔

یہ وہ طریق ہے جس سے آپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کر سکتے ہیں۔ جب وہ صبح اٹھتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ تم جو اٹھے ہو تو خدا کی خاطر اٹھے ہو اور ان سے یہ گفتگو کیا کریں کہ بتاؤ آج نماز میں تم نے کیا کیا۔ کیا اللہ سے باتیں کیں، کیا دعائیں کیں اور اس طریق پر ان کے دل میں بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے بیج مضبوطی سے گاڑے جائیں گے یعنی جڑیں ان کی مضبوط ہوں گی۔ ان میں وہ تمام صلاحیتیں جو خدا کی محبت کے بیج میں ہوا کرتی ہیں وہ نشو و نما پا کر کونپلیں نکالیں گی۔ پس رمضان اس پہلو سے کاشتکاری کا مہینہ ہے۔ آپ نے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں۔ اس طریق پر ان کی آبیاری کرنی ہے یعنی روزمرہ ان کو نیک باتیں بتا بتا کر کہ ان بیجوں سے بڑی سرسبز خوشنما کونپلیں پھوٹیں اور رفتہ رفتہ وہ بچے ایک کلمہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں جس کی جڑیں تو زمین میں پیوستہ ہوتی ہیں مگر شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔

تو رمضان مبارک کو روزوں کے لحاظ سے جیسے گزارنا ہے وہ تو عام طور پر سب جانتے ہی ہیں مگر میں ان فائدوں پر نگاہ رکھ رہا ہوں جو رمضان میں خاص طور پر ہجوم کر کے آ جاتے ہیں اور اس وقت آپ اس ہجوم سے استفادہ کریں اور زیادہ سے زیادہ برکتیں لوٹ لیں۔ یہ مقصد ہے اس نصیحت کا جس کے لئے میں آج آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔ بعض لوگ جانتے ہیں کنکوے اڑائے جاتے ہیں مگر بسنت میں جو کنکووں کے اڑنے کا عالم ہے وہ چیز ہی اور ہو جاتی ہے۔ پس خدا کی یادوں کے لئے یہ مہینہ بسنت بن گیا ہے اور بار بار ذکر الٰہی کے جو گیت ہیں وہ گھر گھر سے بلند ہوتے ہیں۔ مختلف وقتوں میں اٹھتے ہیں، صبح شام تلاوت کی آوازیں آتی ہیں اور طرح طرح سے انسان اللہ کی یاد کو زندہ اور تازہ اور دائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو یاد آئے وہ پھر ہاتھ سے نکل نہ جائے۔

پس اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **"یایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون"** رمضان کا مقصد کھیل تماشہ نہیں ہے۔ محض بھوکا رہنا، محض افطاری کر لینا یہ نہیں ہے۔ ایک مقصد ہے کہ تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرو اور اللہ تعالیٰ کا پہلے سے بڑھ کر دل میں خوف پیدا ہو اور پھر وہ ہمیشہ باقی رہے۔ اس کے بعد فرمایا ہے **"ایاماً معدودات"** - اس تعلق میں مختلف ترجمہ کرنے والے اور مفسرین اس کا جب فاعل ڈھونڈتے ہیں تو ان کو ایک دقت پیش آتی ہے **"ایاماً معدودات"** منصوب ہے۔ یعنی منصوب سے مراد یہ ہے جیسے کسی کو کہا جائے کہ فلاں چیز کو فلاں جگہ پھینک آؤ تو جس چیز کو پھینکیں گے وہ مفعول ہو جائے گی۔ وہ جگہ جہاں پھینکیں گے وہ مفعول ہو جائے گی تو فعل کا کرنے والا بھی تو کوئی ہونا چاہئے۔ اس لئے جب بھی ایسی علامتیں ظاہر ہوں جن کا تعلق مفعول ہونے سے ہے تو انہیں منصوب حالتیں کہا جاتا ہے، نصب کی حالت اور اس کا ایک فاعل تلاش کیا جاتا ہے۔

تو **"ایاماً معدودات"** کو قرآن کریم میں نصبی حالت میں پیش فرمایا گیا ہے "چند گنتی کے دن"۔ اس پر جو ترجمہ کرنے والے فاعل تلاش کرتے ہیں تو کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ روزے رکھو چند گنتی کے دن۔ لیکن "روزے رکھو" کو حذف سمجھتے ہیں جب کہ اس سے پہلے جو فعل گزر چکے ہیں اگر ان کے ساتھ اس کو ملایا جائے اور مفعول بنایا جائے تو پھر معنے بالکل غلط ہو جائیں گے۔ وہ اس طرح بنیں گے پھر کہ تم پر فرض کر دیئے گئے ہیں روزے جیسے کہ پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے **"لعلکم تتقون ایاماً معدودات"** کیونکہ فعل تقویٰ کا ہے صرف، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو گنتی کے چند دن۔ اب یہ تو مقصود ہو ہی نہیں سکتا قرآن کریم کا کہ روزے فرض کئے گئے ایسے کہ پہلی قوموں پر بھی ہر جگہ فرض کر دیئے گئے تھے، اتنی عظیم الشان چیز ہے صرف اس لئے کہ تم چند گنتی کے دن خدا کو یاد کر لو یا تقویٰ اختیار کر لو۔ تو یہ دقت ہے ترجمہ کرنے والوں کے پیش نظر۔ وہ سمجھتے ہیں کہ منصوب کے لئے ضرور پہلے ایسا فعل تلاش کرنا چاہئے جس میں فاعل بھی مذکور ہو "تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو" یہ فعل ہے جس میں فاعل بھی ہے۔ کون تقویٰ کرے؟ تم کرو۔ کتنے دن؟ چند گنتی کے دن۔ یہ تو غلط ہے کیونکہ تقویٰ کا تعلق تو زندگی بھر سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ ان منصوبی حالتوں میں فاعل کی تلاش کی بجائے اسے اور معنوں میں پڑھتا ہوں جو عربی لغت کے لحاظ سے جائز ہیں اور منصوب بعض دفعہ غیر معمولی توجہ دلانے کی خاطر کیا جاتا ہے اس میں فاعل کی تلاش کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ جب کہیں بچو کسی چیز سے مثلاً شیر کہہ دیا جائے یا سانپ کہہ دیا جائے یا بچھو کہہ دیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ "بچو" تو اس کو منصوب کر دیا جائے یا کسی اور ایسے موقع پر جب کسی چیز کی عظمت دلانی ہو تو اسے بھی منصوب کر دیا جاتا ہے تو اس کے لئے پہلے جملے میں کسی فعل اور اس سے تعلق رکھنے والے فاعل کی تلاش کی ضرورت نہیں ہے۔

جب یہ معنے جو میں کرتا ہوں اس پہلو سے یہ مضمون یوں بنے گا **"لعلکم تتقون"** دیکھو تقویٰ کا فائدہ تمہیں اس سے پہنچے گا اور جہاں تک محنت کا تعلق ہے گنتی کے چند دن ہی تو ہیں۔ کیسا اچھا سودا ہے۔ چند روزہ محنت کرو گے تو ہمیشہ ہمیش کی فلاح پا جاؤ گے اور تقویٰ حاصل ہوگا جو پھر تمہارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ کیونکہ تقویٰ عارضی نیکی کے لئے استعمال ہو ہی نہیں سکتا۔ تقویٰ ایک مستقل چیز ہے جو انسان کے دل میں بس جاتی ہے اور ترقی کرتی رہتی ہے۔ تو **"لعلکم تتقون"** کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جاؤ اور ہر رمضان تمہارا تقویٰ بڑھا کر جائے، ہر رمضان تمہیں خدا سے پہلے سے زیادہ قریب کر دے۔ یہ مقصد ہے رمضان کا اور اسی پہلو سے تمام گزشتہ مذہبی قوموں میں روزے فرض کئے گئے۔ اور ہے کیا؟ **"ایاماً معدودات"** چند گنتی کے دن ہیں ان میں جو زور لگانا ہے لگالو۔ فوائد زندگی بھر کے اور محنت چند دنوں کی۔

پھر فرمایا **"فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر"** اور پھر سہولتیں بھی ایسی دے دی ہیں کہ یہ مہینہ مشقت کا مہینہ نہیں رہتا۔ فرمایا تم میں مریض بھی ہوں گے، سفر پر بھی ہوں گے ان کے لئے ہماری ہدایت یہ ہے کہ وہ دوسرے ایام میں روزے رکھ لیں۔ ایک مہینے میں روزے رکھنا فوائد اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ ماحول پیدا ہو جاتا ہے جو الگ الگ روزے رکھنے سے پیدا نہیں ہوتا۔ جو برکتیں سب کی مل کر اکٹھا روزہ رکھنے میں ہیں وہ برکتیں الگ الگ روزوں میں نہیں ہیں۔ تو فرمایا اصل تو یہی ہے کہ اس مہینے کو جب پاؤ، جب اس کو دیکھو، جب تمہیں نصیب ہو جائے تو اسی مہینے میں روزے رکھو۔ لیکن اگر مریض ہو، بیمار ہو، تو پھر بعد کے ایام کو بھی روزے پورے کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہو اور جب بھی توفیق ملے روزے رکھو **"من ایام اخر"** یعنی رمضانی کے علاوہ بعد کے ایام میں۔

"و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین" اس میں **"یطیقونه"** کے متعلق میں تفصیلی بات پچھلے رمضان، اس سے پہلے بھی کر چکا ہوں اس وقت میرے پیش نظر یہ لفظ **"یطیقونه"** کا استعمال نہیں ہے۔ سادہ ترجمہ اس کا یہ سمجھیں کہ جن لوگوں کو یہ توفیق ہو کہ وہ روزہ نہ رکھیں مگر روزے کا فدیہ دے سکیں وہ فدیہ دے دیں یا وہ لوگ جو یہ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ روزہ رکھ سکیں وہ بعد میں روزہ چونکہ نہیں رکھیں گے اس لئے اس کے بدلے میں فدیہ دے دیں تو یہ دونوں معانی اور اس کے علاوہ بھی بعض معانی اس مضمون میں داخل ہیں۔

یہاں فدیہ کی بات میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ فدیہ کیا ہے؟ فرمایا **"فدیة طعام مسکین"** ایک مسکین کا کھانا ہے فدیہ۔ یعنی جو تم میں سے غرباء ہیں، نسبتاً مالی لحاظ سے کم توفیق رکھنے والے ہیں اور ان کے اندر مانگنے کی عادت نہیں خصوصیت سے وہ لوگ مساکین کہلاتے ہیں۔ مانگنے والے بھی اس حکم سے باہر نہیں جائیں گے مگر خاص طور پر نظر رکھنے کا حکم ہے **"فدیة طعام مسکین"** کا مطلب ہے تم نگاہ رکھو کہ ایسے مساکین جو تمہارے اردگرد رہتے ہیں، جن کو مانگنے کی عادت نہیں مگر تمہارا فرض ہے کہ ان تک پہنچو، ان کی تلاش کرو، ان کو یہ کھانا پہنچاؤ، یہ تمہارا فدیہ ہو جائے گا۔ فدیہ دراصل ایک چیز کو کسی مصیبت سے چھڑانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ جب ان کے دشمنوں کے قیدی جب ان پہ فتح پاتے ہیں ان کے ہاتھ آ جاتے ہیں تو ان کے پچھلے عزیز، رشتے دار وغیرہ کچھ رقم دے کر ان کو چھڑاتے ہیں تو جان چھڑانے کے لئے کسی

We offer professional service in buying,
selling of properties for all your real Estate
requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

Luthra Jewellers
Specialist Manufacturers of :
SILVER GOLD &
DIAMOND ORNAMENTS
Rakesh Luthra, Kewal Krishan
Shivala Chowk , Main Bazar Qadian -143516
Phone Off : 20410 (R) 20268

مصیبت سے جو کچھ دیا جائے اسے فدیہ کہتے ہیں۔ اور جو چیز ضائع ہو جائے اور انسان کسی وجہ سے کسی نیکی سے محروم رہ جائے تو اس کی جو بلاء پڑتی ہے انسان پہ۔ نیکی کا مہینہ آیا اور نیکیوں سے محروم رہ گیا اس بلاء سے بھی تو جان چھڑانی ہے کہ جو محرومی کا احساس ہے اور محرومی کے نتائج ہیں وہ تو پڑیں گے بہرحال۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ فدیہ مقرر فرمایا ہے کہ تم بھوکے رہ کر خدا کی رضا کمانا چاہتے تھے، تمہیں خواہش کے باوجود بھوکے رہ کر خود خدا کی رضا کمانے کی توفیق نہیں مل سکی تو اس کا علاج دیکھیں کیسا عمدہ تجویز فرمایا۔ فرمایا بھوک میں کوئی بات نہیں ہے اصل تو تقویٰ ہے۔ اور اگر تم خدا کی خاطر کسی بھوکے کو کھانا کھلاؤ تو یہ تمہارے روزے چھٹنے کا فدیہ ہے۔ یعنی بظاہر انسان یہ سمجھتا ہے اس کا فدیہ یہ ہو کسی کو روزے رکھواؤ لیکن روزے رکھوانا فدیہ نہیں، بھوکے کو کھانا کھلانا فدیہ بن گیا۔

پس اس نیکی کو بھی نہ صرف اس مہینے میں رواج دینا ہے بلکہ اپنے بچوں کو خصوصیت سے بتانا چاہئے اور اس رمضان کے مہینے میں فدیے کا مضمون چونکہ بھوک سے تعلق رکھتا ہے بھوک کے حوالے سے سمجھانا چاہئے۔ اپنی اگلی نسلوں کو بتائیں کہ دیکھو تم خدا کی خاطر بھوکے رہتے تھے تو کبھی یہ بھی سوچا کہ خدا کے بہت سے ایسے بندے ہیں جن کو روزمرہ ہی کھانے کی وہ توفیق نہیں ملتی جو تمہیں ملتی ہے۔ تم صبح اٹھ کے کھاتے ہو، دوپہر کو بھی کھاتے ہو، شام کو بھی، پھر اس کے علاوہ بھی، جب توفیق ملے جو صاحب حیثیت لوگ ہیں یا ان ملکوں میں رہتے ہیں جیسے انگلستان کے رہنے والے ہیں ان کے بچوں کو تو ہر وقت چرنے کی عادت ہوتی ہے۔ کوئی جیب میں چیونگم ڈال لیا، کوئی چاکلیٹ خرید لیا، کوئی بازار سے چپس لے لئے، فرائز خرید لیں۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ ان کو ملتے رہنا چاہئے اور اکثر مل ہی جاتا ہے اور سب۔ بچوں نے اپنی اپنی چیزیں سنبھال کے رکھی ہوتی ہیں اپنے تھیلوں میں کہ ہم یہ کھائیں گے تو ان کو سمجھانا چاہئے کہ رمضان، آج کل کے مہینے میں تو روزے چھوٹے ہیں مگر بڑے سخت بھی آجایا کرتے ہیں۔ مگر آج کل بھی بچوں کو جو پابندی کا احساس ہے یہ نہیں کھانا، یہ تکلیف ضرور پہنچاتا ہے۔ پس آپ فدیہ کے حوالے سے ان کو سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ نے دیکھو اگر روزے نہ رکھو تو فدیہ دینے کی اور غریبوں کو کھانا کھلانے کی تلقین فرمائی ہے۔ جس کا مطلب ہے روزے کا تعلق غریبوں کی بھوک سے بھی ہے۔ اور ساتھ یہ فرما دیا "فمن تطوع خیراً فھو خیرلہ" کہ یہ صرف ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جن کے روزے چھٹ گئے ہیں۔ غریب کو کھانا کھلانا تو ایک دائمی مضمون ہے اور رمضان کے مہینے میں تو یہ خصوصیت سے غریب کو کھانا کھلانا ایک بہت بڑی نیکی بن جاتا ہے۔

"فمن تطوع خیراً فھو خیرلہ" جو روزہ چھٹے یا نہ چھٹے اس مہینے میں نیکی کے شوق کی خاطر از خود غریبوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہت ہی بہتر چیز ہے۔ تو اس حوالے سے غربت کو دور کرنے کی طرف متوجہ کرنا اور غریبوں کی نگہداشت کرنا، ان کا خیال رکھنا، ان کے دکھ بانٹنا یہ سارے وہ مضامین ہیں جو بڑی عمدگی کے ساتھ بچوں کو سمجھائے جاسکتے ہیں اور جب آپ سمجھائیں گے تو خود بھی آپ کو پہلے سے زیادہ اس طرف توجہ ہوگی۔ "فدیة" کے متعلق صرف ایک مشکل یہ ہے کہ انگلستان میں اور یورپ اور امریکہ کے بہت سے دوسرے، یورپ اور امریکہ جیسے اور بھی کئی ممالک ہیں مثلاً جاپان ہے جو روزمرہ کے کھانے کو کوئی خاص اہمیت دیتے ہی نہیں، کیونکہ ان میں اکثر لوگ روزمرہ کے کھانے کی توفیق ایسی رکھتے ہیں کہ وہ زائد عیاشی اور عیش و عشرت کے لئے تو پیسے چاہتے ہیں کھانا ان کا مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے جو مرضی کھائیں۔ اور اتنی کمائی ضرور کر لیتے ہیں کہ وہ آسانی سے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ زوائد کے لئے، شرابیں پینے کے لئے، عیش و عشرت کے دوسرے سامانوں کی خاطر اگر کچھ نہ ان کو ملے تو وہ اس کو غربت سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کی توجہ اس طرف جاتی ہی نہیں کہ دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں آتی اگر ایک وقت کی روٹی بھی میسر آجائے تو وہ بھی بڑی غنیمت سمجھی جاتی ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ یہاں کیسے آپ کو یہ توفیق مل سکتی ہے "فدیة طعام مسکین" کی۔ دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو غریب ممالک ہیں ان کے لئے آپ فدیے بھیجیں۔ اگرچہ وہ ذاتی تعلق جو غریب کی براہ راست خدمت سے قائم ہوتا ہے وہ تو نہیں ہو سکے گا لیکن ایک کچھ نہ کچھ بدل تو ضرور ہے۔ پس اس مہینے میں اپنے بچوں کو بھی اس بات پر آمادہ کریں کہ اگرچہ روزے تم پر فرض نہیں، فدیہ فرض نہیں ہے مگر قرآن تو فرما رہا ہے "فمن تطوع خیراً" پس جو بھی نیکی شوق سے کرتا ہے، نفلی طور پر کرتا ہے تو اس کے لئے بہت بہتر ہے۔ تو کچھ **اپنے غریب بھائیوں کے لئے خواہ دنیا میں کہیں بھی بستے ہوں، ان کے لئے کچھ اپنے جیب خرچ سے نکالو اور روزمرہ کوئی نہ کوئی صدقہ خدا کی خاطر دے دیا کرو** تو اس طرح بچپن ہی سے ان کے دلوں میں غریب کی ضرورت کا احساس پیدا ہو جائے گا اور جو اپنی طرف سے، اپنے اکٹھے کئے ہوئے پیسوں میں سے کچھ دیں گے خواہ وہ معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو وہ ان کے لئے ایک بہت بڑی رقم بن جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے دل پر نظر رکھتا ہے اور بعض دفعہ ایک بچے کا چھوٹا سا خرچ بھی اس کی ساری زندگی سنوار سکتا ہے۔

تو دیکھو رمضان میں کیسے اعلیٰ اعلیٰ مواقع آپ کو نصیب ہوتے ہیں اور کس طرح روزمرہ آپ کی اولاد کی تربیت آپ کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ ایک ماحول بنا ہوا ہے، اٹھ رہے ہیں روزوں کے وقت، افطاری کے وقت اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اس وقت عام طور پر لوگ مختلف گپیں مار کے اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ سحری کے وقت بھی میں نے دیکھا ہے یہ رجحان ہے کہ ہلکی پھلکی باتیں کرکے تو ہنسی مذاق یا دوسری باتوں میں سحری کے وقت کو ٹال دیتے ہیں اور یا ضائع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح افطاری کا حال ہے۔ تو میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ **جہاں تک ممکن ہوسکے سحری اور افطاری کو تربیت کے لئے استعمال کریں اور تربیت کے مضمون کی باتیں کیا کریں۔** اور اعلیٰ بڑے دینی مقاصد کی گفتگو اگر بہت بوجھل ہو تو یہ چھوٹی چھوٹی روزمرہ کی باتیں یہ تو سمجھائی جاسکتی ہیں۔

پھر فرمایا ہے "و ان تصوموا خیرلکم ان کنتم تعلمون" کہ اگر تم روزے رکھو تو یہ بہت بہتر ہے "ان کنتم تعلمون" اگر تم اس بات کو جانتے۔ یہاں جب اجازت دے دی ہے فدیہ کی اور اگر مریض ہو یا سفر پر ہو تو ہدایت یہ فرمائی ہے کہ پھر بعد کے ایام میں روزے رکھو تو سوال یہ ہے کہ پھر "و ان تصوموا خیرلکم" کا کیا مطلب ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بیمار ہو تب بھی رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ سفر پر ہو تب بھی رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ہرگز اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فدیے تو تم دے دو گے لیکن روزے نہیں اس سے کٹ جائیں گے، روزے کا فریضہ قائم رہے گا۔ اس لئے فدیہ دے کر یہ نہ سمجھو کہ روزے کے فرض سے تم بری الذمہ ہوگئے ہو۔ فدیہ دو اور وہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے لیکن روزے اپنی ذات میں ایسے فوائد رکھتے ہیں کہ جب بھی تمہیں توفیق ملے تم ضرور رکھو۔

"و ان تصوموا خیرلکم ان کنتم تعلمون" کا ایک معنی تو یہ ہے کہ تم اگر غور کرو تو یہ بات سمجھ لوگے کہ روزوں میں اور بھی بہت سی خیریں اور برکتیں ہیں اور اس سے فائدہ اٹھانا تمہارے اپنے فائدے کی بات ہے۔ لیکن "ان کنتم تعلمون" میں ایک مضمون کاش کا بھی پایا جاتا ہے کہ اے کاش تمہیں معلوم ہوتا کہ روزے میں کیا کیا فوائد ہیں۔ اور اگر یہ معلوم ہوتا تو "تطوع خیراً" کا مضمون روزوں کے ساتھ بھی چسپاں ہو جاتا۔ پھر تم کوشش کرتے کہ صرف رمضان کے فرض روزے ہی نہ رکھتے بلکہ "تطوع خیراً" کے تابع نفلی روزے بھی بہت رکھتے مگر تمہیں پتہ نہیں کہ روزے کے فائدے کیا کیا ہیں۔ اس نقطہ نگاہ سے روزے کے فوائد کے تعلق میں میں آپ کے سامنے چند اور باتیں

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR

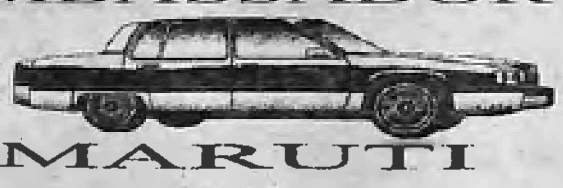

& MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

طالبانِ دعا:

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینٹولین کلکتہ 700001

فون نمبرز: 2430794,241652,248522

ارشاد نبوی ﷺ

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

ترجمہ۔ سخت غصے سے بچو۔

منجانب:۔ گرکس جماعت احمدیہ ممبئی

GURANTED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Soniky NTR

HAWAI

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD

34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

بھی رکھنا چاہتا ہوں۔

ایک تو ایسی بات ہے جس کا غریب ملکوں سے زیادہ امیر ملکوں سے تعلق ہے۔ غریب ملکوں میں فاقہ کشی کی مصیبت ہے جس کا ذکر فدیے کے تعلق میں میں نے کیا ہے۔ امیر ملکوں میں زیادہ کھانے کی مصیبت ہے اور غذا کی بہتات جو ہے اس نے مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ اس لئے یہاں کے جتنے بھی اشتہار اور پروگرام وغیرہ آپ دیکھتے ہیں ان میں یہ نسخے بتائے جاتے ہیں کہ موٹاپا کیسے دور کرنا ہے اور اس کے لئے نئی نئی ترکیبیں ایجاد ہو رہی ہیں، نئی نئی دوائیاں بن رہی ہیں۔ اب کسی بھوکے ملک میں جاکر آپ یہ اشتہار شائع کریں تو لوگ اشتہار پھاڑ کے اشتہار لکھنے والوں کی جان کے درپے ہو جائیں مگر یہاں یہی بیماری ہے۔ بہتات، کوئی چیز حد سے زیادہ دستیاب ہو پتہ نہ ہو کہ کیا کرنا ہے اس کا۔ اب پیچھے جب وہ ان کی کرسمس گزری ہے تو کھا کھا کے انہوں نے ستیاناس کر لیا اپنی صحت کا۔ دن رات چرنے کا شغل تھا کہ اس طرح کرسمس منائی جا رہی ہے۔ اور کسی نے کہا کہ سب کچھ، ساری دولت کرسمس کے دن گندی نالیوں میں بہا دینا یہ مدعا معلوم ہوتا ہے کرسمس کا۔ تو خدا تعالیٰ دونوں طرف نصیحت فرماتا ہے۔ ایک طرف ان لوگوں کے لئے جن لوگوں کے پاس نہیں ہے ان کے لئے کئی نصیحتیں ہیں رمضان میں اور پھر ان کے لئے بھی جن کے پاس بہت کچھ ہے بہت سی نصیحتیں ہیں۔ ایک یہ تھی جس کا میں نے ذکر کیا کہ اپنے غریب بھائیوں کا خیال کرو، روزے کی بھوک کی جب تکلیف پہنچے اس وقت سوچا کرو کہ خدا کے کتنے بندے ہیں جو روزمرہ کی معمولی ضرورتوں کے بھی محتاج بنے بیٹھے ہیں ان کے پاس کچھ نہیں ہے کھانے کو۔ اور پھر اس کے نتیجے میں جو تقویٰ پیدا ہو وہ ان چند ایام تک محدود نہ رہے بلکہ جیسا کہ میں نے قرآن کریم کی آیت سے استنباط کیا ہے وہ مستقل تمہاری دولت بن جائے۔

"ایاماً معدودات" کی تکلیف ایسے غریب بھائیوں کی تکلیف کا احساس دلائے جو ہمیشہ بھوکے رہتے ہیں کسی رمضان کی وجہ سے تو بھوکے نہیں رہتے۔ تو ایک عارضی تکلیف ایک مستقل راحت کا سامان پیدا کر دے گی۔ اور جو تمہیں سکون نصیب ہوگا غریبوں کو کھانا کھلا کر اور غریبوں کی خدمت کے ذریعے یہ سکون مستقل ہو جائے گا اور بھوک کی تکلیف عارضی تھی۔ پس دوسرا پہلو جو اس کا ہے تم اپنی صحت کا بھی خیال کرو۔ بھوکے رہتے ہو تو سارا دن یہ سوچ کر نہ گزارنا کہ جب روزہ ختم ہوگا تو پھر یہ یہ نعمتیں کھاؤں گا، اتنا زیادہ کھاؤں گا کہ سارے روزے کی کسر مٹا دوں گا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں "صوموا تصحوا" روزے رکھو تاکہ تمہاری صحت اچھی ہو اور صحت اچھی تبھی ہو سکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے تھے بڑی سخت بےوقوفی تھی رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سکھا دیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارہ ہو سکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے، تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر ڈائٹنگ کا اور کوئی طریق نہیں ہے جو روزوں نے ہمیں سکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کیونکہ کھانا کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہو سکتا۔** یعنی صرف یہ نہیں کہ کچھ وقت بھوکے رہنا ہے بلکہ دونوں کناروں پر بھی صبر سے کام لو اور نسبتاً اپنی غذا تھوڑی کرتے چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں اس کے بغیر انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ ذکر الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی ایک روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا کھانا ایک جسمانی غذا ہے۔ تو رمضان کی برکت یہ ہے یا روزوں کی برکت یہ ہے کہ وہ جسمانی غذا سے ہماری توجہ روحانی غذا کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی میں ایک لطف آنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ روحانی لطف ہے جو آپ کی روح کو تر و تازہ کرتا ہے، اس کی مضبوطی کا انتظام کرتا ہے اور جسم پہ جو زائد چربیاں چڑھی تھیں ان کو پگھلاتا ہے۔

پس **روزے کا امیروں کی صحت کے ساتھ بڑا بھاری تعلق ہے۔** لیکن اگر امیر روزے کا انتقام دونوں کناروں پر لیں یعنی جب افطاری کریں تو اتنا کھائیں اور ایسی ایسی عجیب نعمتیں کھائیں کہ عام روزمرہ دنوں میں بھی وہ نہیں کھاتے تھے تاکہ روزے کا بدلہ اتارا جائے۔ اور رات جو بیچ میں پڑے پھر دوسرے دن سحری کے وقت اس عزم کے ساتھ بیٹھیں کہ اب ہم نے بھوک کو قریب نہیں پھٹکنے دینا۔ اتنا کھائیں گے کہ صبح آنکھ کھلے تو عذاب بن جائے، معدے میں تیزاب ابل رہے ہوں، مصیبت پڑی ہوئی ہو اور پھر علاج سو کر کیا جائے تاکہ اور سوئیں اور اس مصیبت سے نجات ملے اور سو سو کر جس طرح بھی بن پڑے افطاری کا انتظار ہو۔ اگر یہ مقصد ہے رمضان کا اور روزوں کا تو یہ تو تمہیں پہلے حال سے بدتر کر کے چھوڑ جائے گا۔ اس لئے مقصد کو سمجھیں اور اس مقصد کو پیش نظر رکھیں۔ بچوں کو بھی سمجھائیں کہ اگر تم نے بھوک کا مزہ دیکھا ہی نہیں اور تمہیں یہ نہیں پتہ کہ بھوک کے وقت تمہیں ذکر الٰہی کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں وقت صرف کر کے جو بھوک کی بے چینی ہے اسے کم کرنا ہے۔

اب یہ جو مضمون ہے بدنی غذا کی کمی کا روحانی غذا کے ذریعے ازالہ کرنا یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی عمدگی کے ساتھ، بڑی تفصیل سے کھول کر ہمارے سامنے رکھا ہے۔ لیکن ایک اور بات میں آپ کو یہ بتا دوں اس تعلق میں کہ یہ جو فدیہ ہے اس کے علاوہ بھی رمضان میں افطاریاں کرانے کا رواج چل پڑتا ہے جو بسا اوقات اس مقصد کے خلاف ہو جاتا ہے جو میں اب بیان کر رہا ہوں۔ وہ سمجھتے ہیں کھانا کھلانا، افطاری کرانا چونکہ ثواب کا کام ہے اس لئے ہم جتنی زیادہ سجا سجا کر افطاریاں کرائیں گے، لوگوں کو بھیجیں گے اتنا ہی ہمارا رمضان کامیابی سے گزرے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ افطاری کروانا ایک نیکی کا کام ہے اور غریب کو روزہ رکھوانا بھی ایک نیکی کا کام ہے۔ مگر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسی نیکی نہ کرو، فرماتا ہے، "لا یکون دولۃً بین الاغنیآء منکم" کہ جو خدا تعالیٰ نے تمہیں نعمتیں عطا فرمائی ہیں مختلف صورتوں میں۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ اس زمانے میں جہاد کے نتیجے میں بہت سی، کثرت سے دولتیں صحابہ کو عطا کرتا رہا تو اس کے مصارف کا بیان کرتے ہوئے یہ متوجہ فرمایا "کی لا یکون دولۃ بین الاغنیآء منکم" جب خدا تعالیٰ تمہیں باحیثیت بنائے، تمہارے اموال میں برکت دے تو تحفے دینے کا اس دولتمند ہونے سے یا خدا تعالیٰ کی نعمتیں حاصل ہونے سے طبعی تعلق ہے، ہر امیر تو یہ نہیں کرتا بعض امیر تو اور بھی کنجوس ہوتے جاتے ہیں، مگر عام طور پر جس کے اچھے دن آئیں جس کو خدا تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے وہ چاہتا ہے کہ اپنے بھائی کو بھی اس سے خوش کرے اس کا بھی حصہ ڈالے تو اس زمانے میں جب خدا تعالیٰ کسی قوم کے دن بدل رہا ہوتا ہے ان کو دنیاوی نعمتیں عطا کرتا ہے تو ایک دوسرے کو تحائف دینا ایک دوسرے کی ضرورتیں پوری کرنے کا جو رواج ہے یہ از خود تقویت پا جاتا ہے۔ اس تعلق میں فرمایا۔ لیکن یہ یاد رکھنا "کی لا یکون دولۃ بین الاغنیآء منکم" یہ نہ ہو کہ تم امیروں کو ہی بھیجتے رہو چیزیں۔ **جب خدا نعمتیں عطا کرتا ہے تو وہ دولت جو امیروں کی سطح پر اوپر اوپر گھومتی رہے اس کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔** وہ تمہارے معاشرتی تقاضے ہیں تمدنی تقاضے ہیں۔ جب تم ایک خاص سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہو تو آپس میں ایک دوسرے کو تحفے دینا یہ خدا کی خاطر نہیں ہوا کرتا۔ **اگر خدا کی خاطر تحفے دینے ہیں تو اوپر سے نیچے کی طرف تحفے بہاؤ۔ اور وہ لوگ جو مجبور اور غریب ہیں اگر پوری طرح نہیں تو نسبتاً غریب ہیں ان کو دیا کرو۔** تو جہاں تک فدیے کا تعلق ہے یہ تو آپ باہر بھیج سکتے ہیں مگر افطاریاں باہر نہیں بھیج

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

سکتے اور اس کا بھی بڑا رواج ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ افطاریاں اپنے سے امیروں کو یا اپنے ہم پلہ امیروں کو بھیجنے کی بجائے ڈھونڈیں کہ نسبتاً کون مسکین لوگ ہیں خدا کے اور یہ مسکینی جو ہے یہ ایک نسبتی چیز ہے۔ ضروری نہیں کہ ایسا غریب ہو کہ اس کو صدقہ ہی دیا جائے۔ حالات الگ الگ ہیں بعضوں کو کم ملتا ہے، بعضوں کو زیادہ ملتا ہے۔

تو وہ لوگ جو خدا کی خاطر کسی کو خوش کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ ڈھونڈیں ایسے لوگ جن کا کھانے پینے کا معیار روزمرہ کا اتنا اونچا نہیں جتنا ان کا ہے۔ اور وہ اگر ان کو بھیج دیں تو اس آیت کے مضمون کے مطابق وہ اپنے ہی جیسے دولتمندوں میں دولت کے چکر لگانے کے مترادف نہیں رہے گا۔ پس افطاریوں میں بھی بہتر یہی ہو کہ آپ اپنے ہمسایوں کو دیکھیں، اردگرد جگہ تلاش کریں اور روزمرہ واقف جو آپ کے دکھائی دیتے ہیں ان کو بھیجیں مگر صدقے کے رنگ میں نہیں۔ کیونکہ افطاری کا جو تعلق ہے وہ صدقے سے نہیں ہے۔ افطاری کا تعلق محبت بڑھانے سے ہے اور رمضان کے مہینے میں اگر آپ کچھ کھانا بنا کے بھیجتے ہیں تو طبعی طور پر محبت بھی بڑھتی ہے اور دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ اس عزت اور احترام سے چیز دیں کسی غریب کو یا ایسے شخص کو جو نسبتاً غریب ہے کہ اس میں محبت کا پہلو غالب ہو اور صدقے کا کوئی دور کا عنصر بھی شامل نہ ہو تو یہ وہ افطاری ہے جو آپ کے لئے باعث ثواب بنے گی اور آپ کے حالات بھی سدھارے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس طرح اوپر اور نچلے طبقوں کے درمیان آپس میں محبت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔

دوسرے افطاری کی دعوتوں سے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افطاری ایک تو انسان بنا کر کسی کے گھر بھجوا دیتا ہے تاکہ اس دن دعا میں ان کو بھی شامل کر لیا جائے۔ وہ دیکھیں کہ فلاں نے ہم سے اتنا پیار اور محبت کا سلوک کیا تو رمضان کی دعاؤں میں ایک یاددہانی کا کام بھی دیتی ہے افطاری۔ مگر جب آپ افطاری کی دعوتیں کرتے ہیں تو بعض دفعہ بالکل برعکس نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ روزہ کھول کے انسان ذکر الٰہی میں مصروف ہو قرآن کریم کی تلاوت کرے جو تراویح پڑھتے ہیں وہ تراویح کے لئے تیار ہو کر جائیں اس کی بجائے مجلسیں لگ جاتی ہیں جو بعض دفعہ اتنی لمبی چل جاتی ہیں کہ عبادتیں بھی ضائع ہونے لگتی ہیں اور اگر اس دن کی عشاء کی نماز پڑھ بھی لیں وقت کے اوپر تو دوسرے دن کی تہجد کی نماز پر اثر پڑ جائے گا۔

تو اسی لئے میں تو ذاتی طور پر افطاریاں کرنے کا قائل ہی نہیں ہوں۔ ربوہ میں بھی میرا یہی دستور تھا کہ اگرچہ لوگ بہت اصرار کیا کرتے تھے مگر میں اسی اصرار کے ساتھ معذرت کر دیا کرتا تھا کہ رمضان کے مہینے میں یہ مشاغل کرنا اس قسم کے یہ میرے نزدیک رمضان کے مقاصد سے متصادم ہے، اس سے ٹکرانے والی بات ہے۔ تو جو افطاریاں ہو چکیں پہلے ہفتے میں ہو گئیں، آئندہ سے توبہ کریں اور مجالس نہ لگائیں گھروں میں۔ مجالس وہی ہیں جو ذکر الٰہی کی مجلسیں ہیں اور افطاری کی مجلسوں کو میں نے نہیں کبھی ذکر الٰہی کی مجلسوں میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ پھر وہ سجاوٹ کی مجلسیں بن جاتی ہیں، اچھے کپڑے پہن کے عورتیں، بچے جاتے ہیں وہاں خوب پھر گپیں لگائی جاتی ہیں، کھانے کی تعریفیں ہوتی ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسرے دن اپنے تہجد کو ضائع کر دیتے ہیں اور پھر بے ضرورت باتیں بہت ہوتی ہیں۔ تو افطاری کا جو بہترین مصرف ہے وہ یہی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ حتی المقدور یعنی منع تو نہیں ہے کہ اپنے ہم پلہ لوگوں کو جو دولت کے لحاظ سے یا اپنے سے بہتر لوگوں کو بھی تحفہ دیں۔ قرآن کریم نے یہ منع نہیں فرمایا کہ آپس کے ایک ہی دائرے میں بالکل نہیں کچھ بھیجنا۔ یہ فرمایا ہے کہ وہیں کا نہ ہو رہو۔ ایسے تحائف نہ دو کہ صرف ایک طبقے کے لئے خاص ہو جائیں اور وہ ایک دائرے میں گھومتے پھریں اور اوپر سے نیچے کی طرف اور نیچے سے اوپر کی طرف حرکت نہ کریں۔ تو ایک صحت مند جو خدا تعالیٰ نے نظام جاری رکھا ہے VENTILATION کا وہ اس افطاری کے تعلق میں بھی پیش نظر رہنا چاہئے اور اس طرح اگر آپ کچھ نہ کچھ نئے لوگوں کو بھی ڈھونڈ لیں جو آپ کے دائرے سے باہر ہیں اور نسبتاً غریبانہ حالت ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ بات ایک مزید نیکی کا موجب بنے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے۔" یہ جو دو قسم کے انسانوں کا ذکر ہے دراصل یہ اللہ کے تعلق میں لازماً یہی مضمون ہے جو رمضان کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہی مضمون ہے جو رمضان کے حوالے سے سمجھانا بہت ضروری تھا۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ جو بات بیان فرمائی ہے کہ والدین کو پایا اور گناہ بخشے نہ گئے اسی حالت میں رمضان گزر گیا یہ بہت ہی گہرا نکتہ ہے جس کا قرآنی تعلیم سے تعلق ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے **"قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئاً و بالوالدین احساناً"** تو کہہ دے کہ آؤ میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو خدا تعالیٰ نے حرام کر دی ہے تم پر۔ ایک یہ کہ خدا کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کر لو۔ دوسرا یہ کہ ماں باپ سے لازماً احسان کا سلوک کرنا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کر کے خدا کی ناراضگی نہ کما بیٹھنا۔ تو شرک کا مضمون خدا تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا کہ میرا شرک کرو گے تو یہ بہت ہی بڑا گناہ ہوگا۔ حرام کر دیا ہے تم پر۔ لیکن ماں باپ سے جو احسان کرو گے وہ میرا شریک بنانا نہیں ہے۔ شرک سے نیچے نیچے اگر کسی کی عظمت خدا تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے تو وہ ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی ہی نہیں اس سے بڑھ کر ان سے حسن سلوک کرنا ہے۔

پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ رمضان شریف میں دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں جو نہ خدا کو پا سکیں نہ ماں باپ کا کچھ کر سکیں رمضان گزر جائے اور ان دو پہلوؤں سے ان کے گناہ نہ بخشے گئے ہوں تو یہ دو الگ الگ چیزیں نہیں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط چیزیں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے اور اس احسان میں اور کوئی شریک نہیں ہے۔ یعنی اس نے آپ کو پیدا کیا اس نے سب کچھ بنایا اور ماں باپ بھی اس میں شریک ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ ماں باپ کو بھی اسی نے بنایا اور ماں باپ کو جو توفیق بخشی آپ کو پیدا کرنے کی وہ اسی نے پیدا کی ہے، اپنے طور پر تو کوئی کسی کو پیدا کر ہی نہیں سکتا اپنے زور سے۔ ایک معمولی سا خون کا لوتھڑا بھی انسان پیدا نہیں کر سکتا اگر خدا تعالیٰ نے اس کو ذرائع نہ بخشے ہوں۔

تو پہلا مضمون یہ ہے کہ اللہ خالق ہے اس لئے اس کا شریک ٹھہرانے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم ہے کہ خدا جس نے سب کچھ بنایا ہو اس کو نظرانداز کر کے نعمتوں کے شکریے دوسروں کی طرف منسوب کر دیئے جائیں۔ پھر اس تخلیق کا اعادہ ماں باپ کے ذریعے ہوتا ہے اور پھر ماں باپ کے ساتھ آپ کا وجود بنتا ہے۔ اگر ایک تخلیق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ احسان کا سلوک کریں گے تو جو عظیم خالق ہے لازماً اس کے لئے بھی دل میں امتنان اور احسان کے جذبات زیادہ زور کے ساتھ پیدا ہوں گے اور پرورش پائیں گے، پس یہ دو مضمون جڑے ہوئے ہیں۔

جو ماں باپ کے احسان کا خیال نہیں کرتا اور جواباً ان سے احسان کا سلوک نہیں کرتا اس سے یہ توقع کر لینا کہ وہ اللہ کے احسانات کا خیال کرے گا، یہ بالکل دور کی کوڑی ہے۔ پس ماں باپ کا ایک تخلیقی تعلق ہے جسے اس مضمون میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔ اور رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مقصد خدا تعالیٰ کو پانا قرار دے دیا ہے اور خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا بنیادی مقصد بیان فرمایا ہے۔ پس اس تعلق سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جو سب سے زیادہ قرآن کا عرفان پلائے گئے آپ نے یہ مضمون ہمارے سامنے اکٹھا پیش کیا کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے وقت ہر قسم کے محسنوں کا احسان اتارنے کی کوشش کرو۔ ماں باپ کا احسان تو تم اتار سکتے ہو ان معنوں میں کہ تم مسلسل ان سے احسان کا سلوک کرتے رہو، عمر بھر کرتے رہو۔ اگر احسان نہ بھی اترے تو کم سے کم تم ظالم اور بے حیا نہیں کہلاؤ گے۔ تمہارے اندر کچھ نہ کچھ یہ طمانیت پیدا ہوگی کہ ہم نے اتنے بڑے محسن اور محسنہ کی کچھ خدمت کر کے تو اپنی طرف سے کوشش کر لی ہے کہ جس حد تک ممکن تھا ہم احسان کا بدلہ اتاریں۔ اللہ تعالیٰ کے احسان کا بدلہ نہیں اتارا جا سکتا اور ایک ہی طریق ہے کہ ہر چیز میں اپنی عبادت کو اس کے لئے خالص کر لو، اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔ اب یہ جو مضمون ہے کوئی شریک نہ ٹھہراؤ اس کو انشاء اللہ میں آئندہ خطبے میں آپ کے سامنے بیان کروں گا اور اس حدیث کے حوالے سے باقی مضمون انشاء اللہ اگلے خطبے میں آپ کے سامنے کھولوں گا۔ تو اس طرح میں چاہتا ہوں کہ رمضان کے مہینے کے خطبوں میں رمضان کے فلسفہ، اس کی روزمرہ کی افادیت اور اس کے تقاضے پورے کرنے کے طریق آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

شریف جیولرز

روایتی
زیورات جدید
فیشن
کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون 649-04524

STAR
☎ 5457153
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

بقیہ صفحہ : (2)

بعدازاں ٹھیک اڑھائی بجے جلسہ سالانہ کا افتتاحی پروگرام براہ راست لنڈن سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر شروع ہوا جو جلسہ گاہ میں رکھے گئے ٹیلی ویژنوں پر حاضرین نے سماعت کیا۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے محمود ہال لنڈن کے سٹیج پر رونق افروز ہوتے ہی باقاعدہ تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ حضور انور نے پونے تین بجے پنا خطاب شروع فرمایا جو ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا آخر پر حضور نے افتتاحی دُعا کرائی۔ حضور پرنور کے افتتاحی اور اختتامی خطابات کے ملخص دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرا دن۔ پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے صبح محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر صدر مجلس تحریک جدید و ناظر بیت المال آمد کے زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم قاری شمس الحق صاحب آسامی نے کی ترجمہ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے سنایا نظم تنویر احمد صاحب ناصر متعلم مدرسہ احمدیہ نے سنائی پہلی تقریر "مسلمانوں کی ترقی اور اتحاد خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے" کے زیر عنوان مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے فرمائی جبکہ مکرم گیانی تنویر صاحب خادم نے پنجابی زبان میں "اسلامی عبادات" کے عنوان پر پرجوش تقریر کی تیسری اور آخری تقریر انگریزی زبان میں مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال نے زیر عنوان The law of Blasphemy in the light of Islamic teaching فرمائی۔ ہر سہ تقاریر کے بعد رکن الدین پٹیل صاحب آف تیماپور کرناٹک۔ سید منصور شاہ صاحب جنرل سیکرٹری U.K نے اپنے اپنے تاثرات پیش کئے۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس ٹھیک اڑھائی بجے زیر صدارت محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس وقف جدید و صدر مجلس انصار اللہ بھارت شروع ہوا۔ محترم مولوی نور السلام صاحب آف قادیان نے تلاوت کلام پاک کی اور ترجمہ پیش کیا مکرم شہزادہ پرویز صاحب آف کلکتہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔

اس اجلاس میں پہلی تقریر محترم مولانا سید کلیم الدین صاحب مبلغ دہلی نے بعنوان "مالی قربانی دین اسلام کا ایک اہم حصہ ہے" فرمائی دوسری تقریر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم قضا قادیان نے "قرآن کریم آخری اور دائمی شریعت ہے" کے عنوان پر کی ہر دو تقاریر کے بعد درج ذیل حضرات نے اپنے اپنے تاثرات پیش فرمائے۔

مولانا تقی الدین صاحب نو مبائع بنگال۔ مولانا عبد الرزاق صاحب۔ مولانا نور الہدیٰ صاحب کرناٹک۔ مولانا خواجہ حسین صاحب لیکچرار کرناٹک دوران اجلاس مکرم مولوی رفیق صاحب مبلغ سلسلہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔

تیسرا دن۔ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر آسام و بنگال شروع ہوئی۔ مکرم مقصود احمد صاحب جرمنی نے تلاوت قرآن مجید کی اور ترجمہ سنایا۔ نظم مکرم مولوی عطاء اللہ ناصر صاحب نے نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر سابق مبلغ فلسطین و مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے زیر عنوان "حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور" فرمائی۔ دوسری تقریر "بد رسومات کو مٹانے اور سنت نبوی پر چلانے کیلئے جماعت احمدیہ کی کوششیں" کے عنوان پر مکرم منیر احمد صاحب خادم نے کی جبکہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس وقف جدید نے "اسلام میں عورت کا مقام اور حقوق" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

اجلاس کے آخر پر مکرم راشد خطاب آف کبابیر فلسطین اور مکرم اسماعیل خان صاحب آف راجستھان نے اپنے تاثرات سنائے۔

آخری اجلاس

اختتامی اجلاس ٹھیک اڑھائی بجے محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر صوبائی کرناٹک کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ مکرم مولانا ظہیر صاحب خادم انسپکٹر بیت المال نے سنایا۔

مکرم ایس ناصر صاحب نے نظم سنائی اور مکرم مولانا صالح احمد آف بنگلہ دیش اور مکرم مولانا حکیم اللہ صاحب آف نیپال نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ نے دفتر بہشتی مقبرہ سے موصولہ مرحوم موصیوں کی فہرست سنانے کے بعد مرکزی اور صوبائی حکومت کے مختلف محکموں کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات مکمل ہوئے آخر پر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب جناب وزیر اعلیٰ ہریانہ اور سابق وزیر اعلیٰ ہماچل کے پیغامات جو حاضرین جلسہ کیلئے نیک خواہشات پر مشتمل تھے پڑھ کر سنائے۔ آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی۔ جن کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے لنڈن سے جلسہ سالانہ قادیان کی اختتامی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ کے بعد عزیز کرشن احمد پٹیل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا بعد ازاں حضور انور کی انگریزی کلاس کے بچوں نے مل کر حضرت مصلح موعود کی نظم "ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیان" پڑھ کر سنائی جس کے جواب میں اردو کلاس کے بچوں نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بچوں کی یہ نظمیں عجب پر کیف منظر پیش کر رہی تھیں۔

ٹھیک تین بجے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا روح پرور خطاب شروع فرمایا جو ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور نے اختتامی دُعا کرائی۔

مجلس شوریٰ

8 دسمبر کو صبح دس بجے مسجد اقصیٰ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان شروع ہوا۔ پہلے اجلاس میں ایجنڈا کی روشنی میں سب کمیٹیاں تجویز کی گئیں اور دوسرے اجلاس میں ایجنڈے کی سفارشات پر غور و مشورہ ہوا شام ساڑھے چار بجے بعد دُعا مجلس شوریٰ برخواست ہوئی۔

نماز تہجد و درس

الحمد للہ کے امسال مسجد اقصیٰ کے علاوہ مسجد دار الانوار مسجد ناصر آباد اور خیمہ جات کی مسجد میں نماز تہجد پڑھانے اور بعد نماز فجر درس کا انتظام تھا۔ مختلف علماء کرام نے مختلف تربیتی موضوعات پر درس دئے۔

گولڈ میڈلز کی تقسیم

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک کے مطابق نظارت تعلیم کی طرف سے یونیورسٹیوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو گولڈ میڈلز دیئے گئے۔ چونکہ اس مرتبہ دونوں امیدوار لڑکیاں تھیں اس لئے زنانہ جلسہ گاہ میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے اپنے دست مبارک سے یہ گولڈ میڈل دئے جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

ا۔ سعید پروین صاحبہ کو اردو ایم اے جموں کشمیر یونیورسٹی 1992 میں یونیورسٹی میں اول آنے پر۔

۲۔ امۃ الرشید صاحبہ کو بھی گورونانک دیو یونیورسٹی سے 1991ء میں اول پوزیشن لینے پر گولڈ میڈل کا حقدار قرار دیا گیا۔

ہر دو خوش نصیب لڑکیاں مکرم نذیر احمد صاحب پونچھی قادیان کی صاحبزادیاں ہیں۔

اعلانات نکاح

مورخہ 6 دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مجموعی طور پر تیرہ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

میٹنگ دعوت الی اللہ

مورخہ 6 دسمبر کو ہی رات آٹھ بجے مسجد مبارک میں دعوت الی اللہ کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں امراء، صدر صاحبان و نگران دعوت الی اللہ نے شرکت فرمائی۔

تربیتی اجلاسات

مورخہ 5 دسمبر کو رات آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں نو مبائعین کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس طرح ایک تربیتی اجلاس خیمہ جات کی مسجد میں منعقد ہوا جس میں نو مبائعین نے قبول احمدیت کے ایمان افروز حالات سنائے۔

پریس کے نمائندگان

الحمد للہ کے 18 نیشنل اخبارات نے جلسہ سالانہ کے پہلے روز جلسہ سے متعلق خبریں اور مضامین مع فوٹوز شائع کیں جبکہ جلسہ کے روز 28 اخباری نمائندے شامل ہوئے۔ ریڈیو دوردرشن کے علاوہ زی ٹی وی کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔

حاضری

الحمد للہ امسال دس ہزار نو مبائعین کے علاوہ کثیر تعداد میں پرانے احمدی بھی شامل ہوئے اور ہندوستان کے علاوہ 23 ممالک کے نمائندوں نے شرکت فرمائی کل حاضری سولہ ہزار سے زائد رہی۔ درج ذیل ممالک کے نمائندگان شریک ہوئے۔

پاکستان۔ بنگلہ دیش۔ نیپال۔ سری لنکا۔ بھوٹان۔ یوکے۔ جرمنی۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ ماریشس۔ آسٹریلیا۔ سویڈن۔ ناروے۔ مصر۔ سعودی عرب۔ نیوزی لینڈ۔ یونان۔ یو اے ای۔ سنگہ پور۔ ملائشیا۔ فرانس۔ قطر۔ فلسطین۔

معززین کے پیغامات و شرکت

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر درج ذیل معززین نے جلسہ کی مبارک باد کے پیغامات ارسال فرمائے۔

ا۔ شری بلرام جی داس ٹنڈن وزیر لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ پنجاب۔

۲۔ چیف منسٹر ہریانہ چوہدری بنسی لال جی۔

۳۔ چیف منسٹر ہماچل شری شانتا کمار جی۔

۴۔ چیف منسٹر پنجاب جناب پرکاش سنگھ بادل۔

اسی طرح سابق وزیر ہند جناب آر ایل بھاٹیہ ایم ایل اے جناب بلبیر سنگھ جی۔ سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ سابق وزیر تعلیم پنجاب اور پریتم سنگھ جی بھاٹیہ ممبر گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور سردار سچا سنگھ جی لنگوہ۔ وزیر انڈسٹری پنجاب۔ سردار سیوا سنگھ سیکھواں ویلفیر منسٹر پنجاب۔

دس ہزار نو مبائعین کی شرکت

ہندوستان کے مختلف صوبوں سے دس ہزار نو مبائعین باوجود شدید روکوں اور مخالفتوں کے شریک ہوئے ان تمام نو مبائعین نے عزم کیا کہ آئندہ نہ صرف یہ کہ وہ خود شامل ہوں گے بلکہ اپنے ساتھ مزید لوگوں کو بھی لائیں گے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ قادیان کے جلسہ میں اتنی بھاری تعداد میں نو مبائعین نے نہایت عزم و حوصلہ سے شرکت فرمائی۔ جبکہ مولویوں کی طرف سے ان کی بسوں کو روکنے اور ان پر پتھراؤ کرنے کی مذموم حرکتیں بھی کی گئیں تھیں۔

ٹیسٹ ٹیوب میں انگوٹھا بنا کر زخمی کے دوبارہ فٹ کر دیا

واشنگٹن 2 نومبر (پی ٹی آئی) سائنس دانوں نے پہلی بار ٹیسٹ ٹیوب میں انگوٹھا بنایا اور وہ اس شخص کے ہاتھ میں فٹ کر دیا جو حادثہ میں وہ گنوا چکا تھا امریکن سائنس دانوں نے انگوٹھا بنانے کیلئے مریض کے ہی خلیے استعمال کئے مسٹر راؤ کی مارسیانے کہا ہے کہ اس کے نئے انگوٹھے میں صرف تھوڑی سی درد ہے اور اس میں ناخن نہیں ہے ماسچٹس میڈیکل سینٹر بوسٹن میں پلاسٹک سرجن ڈاکٹر چان شغل برگر نے بتایا کہ مریض کی ہڈی کا کافی حصہ ضائع ہو گیا تھا اس کا آدھا جوڑ اور ناخن جاتا رہا تھا۔ انگوٹھا کی سطح پر صرف ایک نرم سی باخت رہ گئی تھی نئی ہڈی کے ارد گرد گوشت اگایا گیا اور اس طرح نیا انگوٹھا اس کے فٹ کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ تیری تائید بجلی کے کوندوں کی طرح تمام دنیا میں پھیل جائے گی

آج ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ احمدیت کا پیغام سب دنیا میں پھیل رہا ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی پُرزور دلیل ہے

گزشتہ چند سالوں میں صرف ہندوستان میں ساڑھے تیرہ لاکھ افراد احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہو چکے ہیں

اُمید ہے آئندہ چند سالوں میں ہندوستان کے احمدیوں کی تعداد پاکستان کے احمدیوں سے بڑھ جائے گی

خلاصہ افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ قادیان حضرت امیرالمومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵/ دسمبر ۱۹۹۸ء بمقام محمود ہال لنڈن

قادیان ۵/ دسمبر (ایم-ٹی-اے) سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر محمود ہال لنڈن سے جلسہ سالانہ قادیان کیلئے براہِ راست افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۲۲ وَمَاكَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَمِنْ كل فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْ قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ٥
کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا قادیان کے ۱۰۷ ویں جلسہ سالانہ پر تمام حاضرین اور اہلِ قادیان کو "السلام علیکم" اور مبارکباد"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کے جلسہ سالانہ کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس وقت قادیان کے جلسہ سالانہ کے پہلے روز کی حاضری شعبہ رجسٹریشن کے مطابق ۱۲۵۰۰ ہے جس مین سات سال سے کم عمر کے بچے شامل نہیں ہیں۔ گزشتہ سال اس اجلاس میں حاضری چھ ہزار پانچ سو اکاون تھی ماشاء اللہ اس سال دگنی تعداد ہے حضور نے فرمایا اب تک ۲۲ ممالک کے نمائندے آچکے ہیں۔ چھ زبانوں میں تقریروں۔ کے ترجمہ کا انتظام ہے ۱۸ نیشنل اخبارات نے مضامین اور خبریں شائع کئے ہیں۔ ۲۸ اخباری نمائندوں کے ساتھ ساتھ ریڈیو اور ٹی۔وی کے نمائندے بھی پہنچ چکے ہیں۔

جلسہ کے مختصر کوائف بیان کرنے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کی اغراض ومقاصد بیان فرمائیں حضرت امیر المومنین نے اہل قادیان کو خصوصیت سے تواضع کی صفت کو اپنانے کی تلقین فرمائی حضور نے فرمایا آئندہ آپ لوگ لاکھوں کی حاضری والے جلسوں کیلئے تیار رہیں۔

اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس جلسہ میں کثرت سے نو مبائعین شریک ہوئے ہیں جنہیں مخالفین نے جلسہ پر آنے سے روکنے کی ایک مہم چلائی تھی۔ حضور نے فرمایا ان سب روکوں کو عبور کر کے یہ لوگ آئے ہیں پھر موسم کی خرابی اور سفر کی تکلیف کو برداشت کر کے یہ لوگ تین تین دن روزانہ سفر کر کے آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا آج سے سو سال قبل مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب بھی قادیان میں آنے والے مہمانوں کو روکا کرتے تھے۔

حضور انور نے ہندوستان میں بیعتوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس سال کے پہلے چار ماہ میں (یعنی اگست سے ستمبر تک) ہندوستان میں ۲ لاکھ ۵۳ ہزار ۲ صد تراسی لوگ جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد گزشتہ سال کے اعتبار سے دُگنی ہے گزشتہ سال یہ تعداد ایک لاکھ پندرہ ہزار نو صد چھیانوے تھی۔ حضور پُرنور نے فرمایا جب سے بیعتوں کا یہ سلسلہ شروع ہوا ہے اب تک ساڑھے تیرہ لاکھ لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا تقسیم ملک کے وقت احمدیوں کی کل تعداد ساڑھے تیرہ لاکھ سے کم تھی اُمید ہے انشاء اللہ آئندہ چند سالوں میں ہندوستان کے احمدیوں کی تعداد پاکستان کے احمدیوں کی تعداد سے بڑھ جائے گی۔ یہ اعداد و شمار بیان کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نو مبائعین کو ایمان افروز نصیحت سے نوازا۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے حالیہ مخالفتوں کے واقعات بیان کرتے ہوئے ہندوستان کے مختلف علاقوں کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ فرمایا

"دیوبندی مولوی مخالفت میں اس حد تک گر جاتے ہیں کہ غیر مسلموں کو بھی ہمارے خلاف بد ظن کر دیتے ہیں چنانچہ آگرہ شہر میں ہمارا ایک تبلیغی مرکز قائم ہے مخالف مولویوں نے محلہ کے ہندوؤں کو بھڑکایا کہ تمہارے محلے میں احمدی مسجد بنا رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کو گرجوں اور مندروں سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی لیکن مسجدوں کی تعمیر سے ان مولویوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ ہندوؤں نے دھمکی دی کہ خبردار جو یہاں مسجد بنائی۔ دوسرے دن امیر صاحب یوپی وہاں پہنچے اور محلہ کے ہندوؤں کو سمجھایا چنانچہ وہ سمجھ گئے اور کہا کہ ہم اصل بات سمجھ گئے اب آپ مسجد تعمیر کریں۔

امیر صاحب بنگال لکھتے ہیں کہ جنوبی بنگال کے علاقے والکنڈی میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا جب اس علاقہ کے مولویوں کو اس بات کا علم ہوا تو ان لوگوں نے نو مبائعین کو احمدیت سے منحرف ہونے پر دباؤ ڈالا ہمارے ایک داعی الی اللہ جو ان مولویوں کے سرغنہ کے اندر کھاتے سے واقف تھے اس نے کہا دیکھو اپنی زبان بند کرو ورنہ ان کے سامنے تمہاری کرتوتیں کھول دوں گا جب مولوی خاموش ہو گیا تو لوگوں نے سمجھا کہ واقعی یہ شخص اندر سے گندا ہے۔ ان کی توجہ احمدیت کی طرف ہوئی چنانچہ ۱۷ افراد جن میں بعض پڑھے لکھے مولوی بھی شامل تھے وہ کلکتہ آئے اور بعد تبلیغ سب کے سب احمدیت میں شامل ہو گئے اور احمدیوں سے کہا خوشی سے آئیں مولویوں کو ہم پر چھوڑ دیں ان میں سے ۲۸ افراد اس وقت جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے ہیں اور چھ مولانا احمدیت قبول کرنے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے تیار ہیں۔

امیر صاحب یوپی کی اطلاع کے مطابق آگرہ شہر میں جہاں ہمارے سنٹر قائم ہیں نو مبائعین کو ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے اور جلسہ سالانہ قادیان سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے اور جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ ایک سنٹر میں جا کر زور ڈالا کہ اگر تم قادیانی مولوی کو نہ نکالو گے تو ہم تمہیں ماریں گے اور قادیانی مولوی کو تو جان سے ہی مار ڈالیں گے اس پر نو مبائعین نے کہا کہ مخالف مولوی ہماری لاشوں پر سے گزریں گے تو احمدی مولوی تک پہنچیں گے ہم اس کی حفاظت کریں گے اور ہو نہیں سکتا کہ جس نے ہمیں زندہ کیا ہو اُسے مارنے کیلئے مولوی آگے بڑھ سکیں۔

اسی طرح ہمارے معلم پی نصیر احمد صاحب جو میدان جہاد میں فوت ہوئے اللہ ان کو غریق رحمت فرمائے جب وہ فوت ہو گئے تو غیر احمدی مولویوں نے شور ڈالا کہ اب پی نصیر احمد تو مر گیا ہے اب تم احمدیت سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ تو مبائعین نے جواب دیا جو رستہ مولوی نصیر احمد مرحوم نے ہمیں دکھایا ہے اب ہم اور ہماری نسلیں بھی اس سے ہرگز نہیں ہٹیں گی آئندہ اس طرف ہرگز رُخ نہ کرنا۔

ایک مولوی صاحب نے اپنے قبول احمدی کا دلچسپ واقعہ لکھا ہے ان کا نام عبدالرحیم صاحب ہے دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل ہیں موصوف گزشتہ سال بھی قادیان آئے تھے اور اس وقت جماعت اسلامی کی طرف سے پنجاب ہریانہ-ہماچل تین صوبوں کے نگران تھے۔ اور ان کو ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ تم نے احمدیت کا تعاقب کرنا ہے۔ اور اس لئے ان کو قادیان بھجوایا گیا تھا۔ لیکن اس دوران احمدیت کے خلاف جو یہ جستجو کر رہے تھے انہوں نے سوچا کہ میں کیوں نہ مرزا صاحب کی کتابیں پڑھوں اور بہت تفصیل سے لوگوں کو ہٹاؤں۔ کہتے ہیں انہوں نے کتاب "حقیقۃ الوحی" پڑھنی شروع کی اور کہتے ہیں کہ میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کس طرح بدیانتی سے تحریف کر کے حضور علیہ السلام کے حوالوں کی غلط تصویر پیش کی گئی ہے غرض اپنے اکابرین سے وہ بد ظن ہوئے۔ اس طرح وہ لکھتے ہیں کہ ادارہ اشاعت اسلام جماعت اسلامی کی طرف سے یہ جھوٹ بھی کہا گیا کہ اب تک پنجاب میں ۵۰ مساجد کی تعمیر ہو چکی ہے۔ انہوں نے مولوی عبدالرحیم صاحب کو اس غرض سے بھیجا تھا کہ شمس پور میں جماعت احمدیہ نے جو نہایت خوبصورت مسجد بنائی ہے اس کی تصویر لے کر آئیں چنانچہ جماعت اسلامی کی طرف سے الہٰ آباد میں جو کانفرنس ہوئی اس میں تصویر آویزاں کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ گویا یہ مسجد جماعت اسلامی نے تعمیر کی ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کہتے ہیں کہ ان باتوں سے مجھے اس قدر نفرت ہوئی کہ میں نے فوری طور پر جماعت اسلامی سے استعفیٰ دے دیا۔

گزشتہ دنوں صوبہ ہماچل کے علاقہ چمبہ میں چند غیر مسلموں کا قتل ہو گیا اور بہت دہشت پھیل گی مولویوں کو بہانہ مل گیا انہوں نے کہا کہ یہ غیر مسلموں کا قتل احمدیوں نے کیا۔ اور ساتھ ہی کہا تم لوگوں نے یہ باہر کے مولویوں کو یہاں رکھا کیوں ہے ان کو واپس بھجواؤ اور ڈش انٹینا بھی اُتار دو۔ اس علاقہ کے موضع کھبلی میں اسی قسم کا پروپیگنڈہ کیا گیا اس سے پہلے اخباروں میں یہ بیان دیئے گئے موضع کھبلی کے صدر جماعت مکرم عزیز دین صاحب کو بلایا گیا اور کہا گیا کہ توبہ کرو اور مولوی کو نکال دو اور ڈش انٹینا اُتار دو انہوں نے کہا تم بے شک مجھے مار دو ٹکڑے ٹکڑے کر دو میں ہرگز نہ تو ڈش انٹینا اُتاروں گا اور نہ اپنے جیتے جی احمدی مولوی کو نکالوں گا۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان مولویوں کو اس طرح ذلیل و رسوا کیا کہ چمبہ کے سانحہ میں جب پولیس نے تحقیق کی تو جو لوگ پکڑے گئے وہ مولوی تھے جن کے قبضے سے احمدیت کے خلاف لٹریچر نکلا اور جماعت احمدیہ کے مقامی لوگوں نے کہا کہ اب ہم

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے دُنیا کا کوئی کنارہ ایسا نہیں جہاں مسیح موعود کی تبلیغ نہ پہنچی ہو

یہ جو دُور دُور سے سفر کر کے آئے ہیں عشق کے جذبے سے سرشار ہو کر آئے ہیں

میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور ان کے دل اپنی طرف پھیر دے

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ قادیان فرمودہ 7 دسمبر 1998ء بمقام محمود ہال لنڈن

قادیان 7 دسمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر 21 و 22 کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔

(سورہ المجادلہ ۲۲۔۲۱)

پھر فرمایا ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ وہ معاندین اور دشمنانِ اسلام جو اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں ایسے لوگ ہیں جو لازماً ذلیل و خوار ہوں گے۔ اللہ نے یہ لکھ رکھا ہے یعنی اپنے اوپر فرض کرلیا ہے لاغلبن انا ورسلی کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے رسول نہیں فرمایا بلکہ رُسلی فرمایا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی یہ سنت قدیم سے جاری ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ بھی جتنے رسول خدا کی طرف سے آئے ہیں آدم سے لیکر اس دنیا کے اختتام تک جو بھی آئیں گے اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے بھیجے ہوئے غالب آئیں گے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ان کے معاندین کو غلبہ نصیب ہو ان اللّٰہ قوی عزیز یقیناً اللہ تعالیٰ بہت قوی ہے اور غالب ہے اور غلبہ والی عزت رکھتا ہے۔ ایسا غلبہ اس کو حاصل ہے جس میں عزت بھی شامل ہے۔

اس آیت کی تلاوت کے بعد اب میں اس وقت جو قادیان میں جلسہ کی صورت حال ہے احباب کے سامنے رکھتا ہوں آج اختتامی اجلاس ہے اس میں سچا سنگھ لنگوہ وزیر انڈسٹری پنجاب بھی خود تشریف لائے تھے انہوں نے ہماری عزت افزائی فرمائی کہ بہت دور سے چلکے اس جلسہ میں شرکت فرمائی۔ اور پرکاش سنگھ صاحب بادل وزیر اعلیٰ پنجاب اور شانتا کمار صاحب وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش نے مبارک باد اور خیر سگالی کے پیغام بھجوائے تھے۔ اس وقت قادیان میں وہاں کے سٹیج کے بائیں طرف چوتھی پانچویں اور چھٹی کرسی پر مکرم آر ایل بھاٹیہ صاحب سابق وزیر خارجہ بھارت تشریف رکھتے ہیں مکرم ترپت راجندر سنگھ صاحب باجواہ سابق وزیر تعلیم اور مکرم پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ ممبر گوردوارہ پربندھک کمیٹی یہ تینوں معززین اس وقت وہاں سٹیج کے بائیں طرف کرسی نمبر 6-5-4 پر براجمان ہیں۔

یہ تو ایک نظارہ ایسا ہے مجھے تو فون پر اس کی اطلاع ملی ہے مگر اس وقت ایسا لگ رہا ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس وقت سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی شمولیت مبارک فرمائے آج کی جو نظم عزیزم پٹیل نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعودؑ کی پیش فرمائی تھی اس میں وہ مضمون ہے جو بہر حال آپ نے سنا ہے مگر جتنے بار بھی سنیں کبھی پرانا نہیں ہو تا کہ۔

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کا ایک ایمان افروز واقعہ پیش کیا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں مجھے اس سے زیادہ کسی بات کا غم نہیں ہو تا کہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے حضور نے فرمایا یہ بات آج کی نسلیں بھی غور سے سن لیں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جن دنوں آدمیوں کی آمد و رفت کم تھی یہ آرزو ہوا کرتی تھی کہ کاش اپنی ہی جماعت ہو جس کے ساتھ پانچ وقت نماز پڑھا کریں اور فرماتے تھے کہ میں دعا میں مصروف ہوں اور اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دُعاؤں کو قبول کرے گا۔ آج خدا کا فضل ہے کہ پانچوں نمازوں میں اپنے ہی آدمی 80 سے کم نہیں ہوتے۔

اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور پرنور نے سو سال قبل 1898 کے بعض الہامات پیش فرما کر آج کے دور سے ان کی مماثلت بیان فرمائی۔

جن میں سے ایک الہام یہ ہے کہ ”اِنَّ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَّبِّهِمْ“

(تذکرہ صفحہ ۱۲۵)

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راہ سے روک رہے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے غضب نازل ہو گا۔ اللہ کی مار لوگوں کی مار سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ ہم جب کسی بات کا ارادہ کریں اس کے متعلق ہمارا حکم صرف یہ ہوتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے کیا تم میرے حکم پر تعجب کرتے ہو میں عاشقوں کے ساتھ ہوں۔ حضور نے فرمایا ”یہ جو دور دور سے سفر کر کے آئے ہیں یہ بھی عشق کے جذبے سے سرشار ہو کے آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں خدا کا یہ قول اور ان سب کے ساتھ یہ اقرار ہے۔

پھر الہام ہوا میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا یہ الہام پہلے بھی ہوا اور 1898 میں پھر ہوا آج اللہ کے فضل کے ساتھ ساری دنیا کی جماعت ہائے احمدیہ گواہ ہے کہ دنیا کے کنارے گونج اٹھے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے امام مہدی کو الہاماً بتایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا لفظاً لفظاً پورے ہوئے ہیں۔

آج احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ خدا کے فضل سے کوئی زمین کے کنارے نہیں ہیں جہاں مسیح موعودؑ کی تبلیغ نہ پہنچ رہی ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک دعا میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں تاکہ آپ سب لوگ اس دُعا میں شامل ہو جائیں۔ ”میں دعا کرتا ہوں جب تک مجھے دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ دعا یہی ہے کہ خدا میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے یہ جماعت احمدیہ کی پھیلاؤ کی غرض ہے کثرت سے جو اس وقت تبلیغ ہو رہی ہے مرکزی نقطہ یہ ہے کہ اللہ اس نئی جماعت کو جو حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک جھنڈے تلے جمع ہو رہی ہے اللہ اپنے ہاتھ لمبا کر کے ان کے دلوں کو پاک کر دے۔ اگر ہم یہ مقصد پورا نہ کر سکیں تو گویا ہم نے اس جماعت سے منسلک ہونے کے الٰہی مقصد کو پورا نہ ہونے دیا حضور نے فرمایا میں تمام احمدیوں کو اس مرکزی نقطہ کی طرف بلاتا ہوں جس کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے دعا میں توجہ دلائی

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت کی اور اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ بغض اور کینے سے پرہیز کریں۔ جماعت احمدیہ آپس میں ہر قسم کی کینے اور بغض کو بھول کر ایک ہاتھ پر جمع ہو اور ایک رشتے میں باندھے جائیں یہ دعا کسی وقت پوری ہو گی یہ دعا اُس وقت مانگی جا رہی تھی کہ اس وقت واقعتاً جماعت تمام کینے اور بغض کو بھول کر ایک مٹھی کی طرح جمع ہو رہی تھی آپس میں محبت کے رشتے باندھے جا چکے تھے۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے یہ کیوں فرمایا کہ یہ دُعا کسی وقت پوری ہو گی حضرت مسیح موعود کی نظر ان وعدوں پر تھی جو لکھو کھا لوگوں نے آنا تھا اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کی براہ راست کوششوں سے یہ کام ممکن نہ تھا کہ دور دراز سے نئے ہونے والے احمدی کثرت کے ساتھ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت شروع کریں اسلئے یہ اس دُعا کا پھل ہے ۔۔ اللہ کا ہاتھ ہی ہے جو لمبا ہو کر دلوں پر محبت پیدا کرے گا نیز حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے حکم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کیلئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اگر وہ تری طرف سے منحرف ہے تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں اس کی ظاہری محبت مجھے تکلیف دیتی ہے۔۔۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کی جگہ کوئی اور لا جس کی جان میں تیری طلب ہو۔

نیز حضور نے فرمایا ابتلاء سے ہی مومن کی اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے اور ابتلاء کے ذریعہ ہی گند اور زنگ الگ ہو جایا کرتا ہے۔ مزید فرمایا جو لوگ اس الٰہی سلسلہ سے منسلک ہونے کے بعد دور ہو جاتے ہیں وہ ان گندے لوگوں میں شمار ہیں ان کی پرانی زندگی پر نظر ڈالنے سے ان کے اصلیت کے بارے میں بخوبی علم ہو جاتا ہے۔ بلا استثنا سب کے بارے میں یہی ایک بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ گندے کردار کے مالک تھے اور مالی قربانی کے لحاظ سے بھی صفر تھے اور ابتلاء کے وقت سے جماعت سے الگ ہو گئے حضرت مسیح موعودؑ کی دعا ہی کا نتیجہ ہے جو ان گندے لوگوں کو جماعت سے نکال کر جماعت کو پاک و صاف کر دیتا ہے۔

اقتباس حضرت مسیح موعودؑ ”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔۔۔ حضور نے فرمایا اس اقتباس کو پیش کرتے ہوئے میں یہ پیغام ہندوستان کے کونے کونے سے آئے نو مبائعین کو دینا چاہتا ہوں۔ پھر حضور انور نے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب کی حاضری کے متعلق فرمایا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ لوگ دور دور سے سفروں کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے آئیں گے راستے میں گڑھے پڑ جائیں گے اور دور دور سے دس ہزار نو مبائعین ملاؤں کی تمام روکوں کے اور لالچوں کے باوجود قادیان پہنچے گے اللہ کے فضل سے اب تک کی اطلاع کے مطابق اس اجلاس میں دس ہزار سے زائد نو مبائعین شرکت کر رہے ہیں اور کل تعداد سولہ ہزار سے زائد ہے اور جس سال میں قادیان گیا تھا اس سال سب سے زائد حاضری تھی

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ صفحہ : (۱)

"یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہو گا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں تکلفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیّت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اُسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم مطبوعہ لنڈن ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۶۰-۲۵۶)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنزِل فِیہِ القرآنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے۔ لیکن امراض اور اغراض اِس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سُنّت اہلِ بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان منا اہل البیت۔ سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رفق سے کریگا نہ کہ شمشیر سے۔ اور مَیں جب مشربِ حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشربِ حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی۔ تو مَیں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ مَیں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا۔ اور اگر اس وقت مَیں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔ نشاطِ جوانی تا بہ سی سال۔ چہل آمد فرو ریزد پر و بال...... انسان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ حسبِ استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۸)

بقیہ صفحہ : (۱۵)

پارٹیشن کے بعد اتنے بڑے جلسہ کو قادیان والوں نے نہیں دیکھا تھا خدا جب مجھے دوبارہ وہاں لیکر جائے گا تو ہزاروں کی نہیں بلکہ لاکھوں کی باتیں ہوں گی۔

حضور پرنور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُقتباس پیش کر کے فرمایا۔ خدا تعالیٰ ایسی روحیں بہت پیدا کرے کہ ان نشانوں سے فائدہ اُٹھادیں اور سچائی کی راہ کو اختیار کریں اور بغض اور کینے کو چھوڑ دیں اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان کے دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین راستباز اور مؤحد بندوں سے ایسے بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر ہر ایک طاقت و قوت تجھ کو ہے اے قادر خدا ایسا ہی کر آمین ثم آمین و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نیز حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ "ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی لمبی ہے موت کا کوئی وقت نہیں ہے کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے اسلئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے اسے غنیمت سمجھے۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

"یہ ایام پھر نہیں ملیں گے اور یہ کہانیاں رہ جائیں گی۔۔۔" نیز حضرت ابراہیم کی قربانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور اقدس نے فرمایا آپؑ اور آپ کے متبعین جنہوں نے خانہ کعبہ کو ازسرِ نو تعمیر کیا کی کہانی ہی باقی رہ گئی باقی سب مٹادی گئی۔ آج ابراہیمؑ کی نسل ہے جو سب دنیا پر بادشاہت کرتی ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اے رب العلمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما۔

نیز حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ "اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا اور اسلام فتح پائے گا حال کے علوم جدیدہ کیسے زور آور حملہ کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چل چل کر آویں وہ انجام کار ان کیلئے ہزیمت ہے میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملوں سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفانہ کی جہالتیں ثابت کردیگا اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ طبیعہ سے ہو رہے ہیں اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی ہے۔ (روحانی خزائن)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب کے آخر پر فرمایا جلسہ سالانہ یوکے تک ہندوستان کی بیعتیں بیس لاکھ تک پہنچ جائیں گی انشاءاللہ۔

مخالفین کے مکر کو اللہ تعالیٰ توڑ دے گا اور پارہ پارہ کر دے گا۔

نیز حضور انور نے مالی نظام کو مستحکم کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ نئے آنے والوں سے ضرور کچھ نہ کچھ چندہ لیکر انہیں اس نظام میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ انشاء اللہ ان غریبوں سے ہی اللہ تعالیٰ بڑی بڑی قربانیاں اور بہت چندہ دینے والے پیدا کرے گا۔ نیز حضور انور نے قادیان کی انتظامیہ کو جلسہ کے احسن انتظام پر مبارک باد پیش فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی اس طرح قادیان کا 107 واں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ صفحہ : (۹)

پر حقیقت کھل گئی ہے اب آپ جس طرح چاہیں تبلیغ کریں اور وہ پولیس افسران جنہوں نے، احمدیوں کو دھمکی دی تھی انہوں نے کہا کہ اب ہماری غلط فہمی دور ہو گئی ہے اب آپ شوق سے تبلیغ کریں۔

صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام تحریر کرتے ہیں ہماری ایک نو مبائع کٹا کتار پور کے سیکرٹری تبلیغ ہیں۔ انہوں نے ایک مسلمان دوست کو ایک کتاب "امام مہدی کا ظہور" پیش کی جسے اس نے نہایت متکبرانہ انداز میں ٹھوکر مار دی ہمارے سیکرٹری تبلیغ کے منہ سے اس وقت جوش میں یہ بات نکلی کہ تم اس گستاخی کا مزا ایک ماہ میں چکھو گے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ اسی دن ایک بلند درخت پر چڑھا اور وہاں سے گرا اور اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور پھر ایک ماہ کے اندر اس کی بیٹی نے خود کشی کر لی حضور نے فرمایا بعض لوگ امام وقت کی گستاخی کی جرأت کرتے ہیں ایسی پکڑ کا شکار ہوتے ہیں کہ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔

حضور نے مخالف مولویوں کی پھوٹ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کانپور سنٹر میں اکتوبر ۹۸ء میں دارالعلوم دیوبند کی زیر نگرانی تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہوئی اور اس سے قبل کانپور کے مختلف محلوں میں "ردّ قادیانیت" کے نام پر کیمپ لگائے گئے۔ دیوبندی مجلسوں کے عوام کو بتایا جاتا رہا کہ قادیانی مرتد ہیں اگر تین دن تک توبہ نہ کریں تو قتل کر دیا جائے۔

حضور نے فرمایا۔ کانپور کے بریلوی حضرات اب ان دیوبندیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں چنانچہ ۱۱ر اکتوبر کو کانپور پریس کلب میں دیوبندی مولویوں سے سوال کیا کہ وہ قادیانیوں کو کافر کہنے سے پہلے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں۔ اور جو ان دیوبندیوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی پکا کافر ہے۔ بریلویوں نے کہا اگر آج کے بعد احمدیوں کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کریں گے تو وہ انسانیت کے نام پر احمدیوں کی مدد کریں گے۔

حضور نے فرمایا داعین الی اللہ کی دُعائیں اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

صوبہ ہریانہ کے نگران ایک دورے پر علاقہ بروالا (ضلع حصار) پہنچے تو وہاں کی دو غیر مسلم عورتوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک کی پانچ لڑکیاں ہیں اور دوسری کی چھ لڑکیاں ہیں انہوں نے کہا آپ نیک لوگ معلوم ہوتے ہیں آپ دُعا تو کریں کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دُعا سے ہمیں کوئی نرینہ اولاد عطا کرے چنانچہ احمدیوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی پھر جب وہ دوبارہ وہاں پہنچے تو ایک ہندو عورت نے دوڑتے ہوئے اُن کو یہ خبر پہنچائی کہ جن دو عورتوں کیلئے آپ نے دُعا کرائی تھی اللہ تعالیٰ نے اُن کو نرینہ اولاد سے نواز دیا ہے۔ اب یہ واقعہ اتفاقی تو نہیں ہو سکتا دو نے دُعا کرائی اللہ نے ان دونوں کو اس مبلغ کے دوسرے سفر سے پہلے پہلے نرینہ اولاد سے نواز دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ تیری تائید بجلی کے کوندوں کی طرح تمام دنیا میں پھیلا دی جائے گی۔ حضور نے فرمایا آج ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پھیل رہا ہے یہ حضور علیہ السلام کی صداقت کی پُرزور دلیل ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کے آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات پیش فرمائے اور پھر اپنے خطاب کو ختم فرمایا اور پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔
(کشتی نوح)

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol - 47 Thursday, 17/24 Dec1998 Issue No : 51/52

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

تقسیم ملک کے بعد ہندوستانی احمدیوں کی حاضری کے اعتبار سے یہ سب سے بڑا جلسہ سالانہ تھا

ہندوستان والوں کو خصوصیت سے یہ پیغام دیتا ہوں کہ خدا کی ان نعمتوں کا شکر ادا کریں

شکر ادا کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جس راہ سے یہ نومبائعین ہمیں عطا ہوئے ہیں اسی راہ میں انہیں جھونک دیا جائے

آنے والے رمضان میں پاکستان کے مظلوم احمدی بھائیوں اور اسیران راہِ مولیٰ کیلئے خصوصی دُعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۱۱/ دسمبر ۹۸ء بمقام مسجد فضل لنڈن

لنڈن ۱۱ر دسمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے آج مسجدُ فضل لنڈن سے جلسہ سالانہ قادیان کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکریہ ادا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے قادیان کے جلسہِ سالانہ میں دس ہزار سے زائد نومبائعین کو شامل ہونے اور جلسہ سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ اللہ کے اس احسان پر ہم اس کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے اور شکر ادا کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جس راہ سے ہمیں یہ نومبائعین عطا ہوئے ہیں انہیں پھر اسی راہ میں جھونک دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے بہت سے احسانات کے نتیجہ میں یہ ہمیں عطا ہوئے ہیں دعوت الی اللہ کے رستہ میں ان کو استعمال کریں۔

حضور نے فرمایا قادیان کے جلسہ سے جتنی اطلاعات مل رہی ہیں ان سے پتہ۔۔ چلتا ہے کہ نو مبائعین میرے اس پیغام کو سمجھ گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں ہندوستان والوں کو خصوصیت سے یہ پیغام دیتا ہوں کہ خدا کی اِن نعمتوں کا شکر ادا کریں اور دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھتے جائیں اور جتنے بھی نئے آنے والے ہیں ان کو مالی قربانی میں ضرور شامل کریں۔

حضور انور نے فرمایا تقسیم ملک کے بعد، پہلا ریکارڈ ہے کہ اس قدر بھاری تعداد میں نومبائعین قادیان کے جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہیں اور تقسیم ملک کے بعد ہندوستانی احمدیوں کی حاضری کے اعتبار سے یہ سب سے بڑا جلسہ سالانہ تھا۔ حضور نے فرمایا یہ ایک نئی منزل ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جتنی کثیر تعداد میں اس مرتبہ قادیان کے جلسہ میں نومبائعین شریک ہوئے ہیں کبھی ربوہ کے جلسہ سالانہ میں بھی شریک نہیں ہوئے۔ پاکستان میں ہمارے مخالفین ایک ربوہ کی ترقی پر حسد کی آگ میں جل رہے ہیں اِدھر اللہ تعالیٰ انہیں بتا رہا ہے کہ تم ایک ربوہ کے پیچھے پڑے ہو اللہ تعالیٰ ہزار ربوہ پیدا کر دے گا۔

حضور نے پاکستان میں حالیہ شدید مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں انصاف کی سب حدود کو پھلانگتے ہوئے احمدیوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں حضور اقدس نے فرمایا میں اللہ کی تلوار کو ان ظالموں پر لٹکتے ہوئے دیکھتا ہوں بلکہ بعض جگہوں پر یہ تلوار گر بھی رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر کسی قوم کو ہوش نہ آئے تو پھر اللہ کی تقدیر ایسی قوم کی ساری تدبیروں کو منہدم کر دیتی ہے۔ جو خدا کے گھر منہدم کرنے میں فخر کرتے ہیں ان کے گھر کیسے باقی رہ سکتے ہیں۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ پاکستان کے ظالموں کے جواب میں تمام دنیا کے احمدیوں کو میرا پیغام ہے کہ احمدی ہر قسم کے ظلم سے اپنے ہاتھ کھینچ لیں حضور نے فرمایا آپ اپنی عادت بنا لیں کہ کبھی کسی پر ظلم نہیں کرنا۔ حضور نے فرمایا۔ شکر کے ساتھ ظلم اکھٹے نہیں چل سکتا۔

حضرت امیر المومنین نے فرمایا اب رمضان آنے والا ہے پاکستان کے مظلوم احمدی بھائیوں اور اسیران راہِ مولیٰ کیلئے خدا کے حضور میں گریہ و زاری کریں۔ مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا کی تقدیر حرکت میں آچکی ہے۔ جنہوں نے معصوموں کے گھر برباد کئے ہیں ان کی زندگیاں لازماً برباد کی جائیں گی۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں مساجد کی تعمیر کی طرف بھی توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کوشش کریں کہ ہر جماعت میں مسجد کی تعمیر ہو جائے۔ جہاں جہاں مسجد تعمیر ہو جائے گی وہاں جماعتیں مستحکم ہوتی چلی جائیں گی۔ پس مسجدوں کی تعمیر کی طرف تمام دنیا کی احمدیہ جماعتیں متوجہ ہوں۔

ایک ضروری تصحیح

کتاب الحجة البالغہ تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے رضی اللہ عنہ کے صفحہ 19 پر آیت
وَجَعَلْنَا ابنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَّآوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ
(سورة المومنون آیت نمبر ۵۱)
کی بجائے کنز العمال جلد دوم صفحہ 34 کی حدیث اوحی اللّٰہ تعالیٰ الی عیسیٰ ان یا عیسی انتقل من مکانٍ الیٰ مکان لئلا تعرف فتوذی سہواً پیسٹ کر دی گئی ہے۔
قارئین کرام اپنی اپنی کتب میں اسکی درستی کر لیں۔ بقیہ کتب میں درستی کروائی جا رہی ہے۔

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ (کشتی نوح)

منظوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ دو سالوں کیلئے برائے سال 2000-1999 99-1998 مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرزا وسیم احمد۔ ناظر اعلیٰ قادیان)

گمشدہ رسید بک

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسید بک چندہ جماعت احمدیہ 7174 جو نظارت بیت المال آمد کی طرف سے احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان کو ایشو کی گئی تھی صیغہ مذکور سے گم ہو جانے کے باعث کالعدم قرار دے دی گئی ہے۔ لہٰذا احباب اس رسید بک پر کسی بھی قسم کا کوئی جماعتی چندہ ادا نہ کریں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | انیس محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎: SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893